دعوتِ اتحاد

(اعتکاف میں شرکت کرنے والوں کے لئے تحفہ)

قرآن کریم اور احادیث رسول مقبول ﷺ اور فرمودات ائمہ معصومین ؑ
کے مطابق چند پیغامات
(امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے سلسلہ میں ایک کوشش)

از انجینئر ساجد رضا حیدری

ادارۂ فروغ تعلیمات ائمہ ؑ (افتا)

B,11.Q, NORTH NAZIMABAD ,KARACHI

PHONE:021.6626556

۱۸۔ رمضان المکرم ۱۴۲۷ھ

دعوتِ اتحاد

(اعتکاف میں شرکت کرنے والوں کے لئے تحفہ)

قرآن کریم اور احادیثِ رسول مقبول ﷺ اور فرموداتِ ائمہ معصومین ؑ
کے مطابق چند پیغامات
(امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے سلسلہ میں ایک کوشش)

از انجینئر ساجد رضا حیدری

ادارۂ فروغ تعلیماتِ ائمہؑ (افتا)

B,11.Q, NORTH NAZIMABAD ,KARACHI
PHONE:O21.6626556
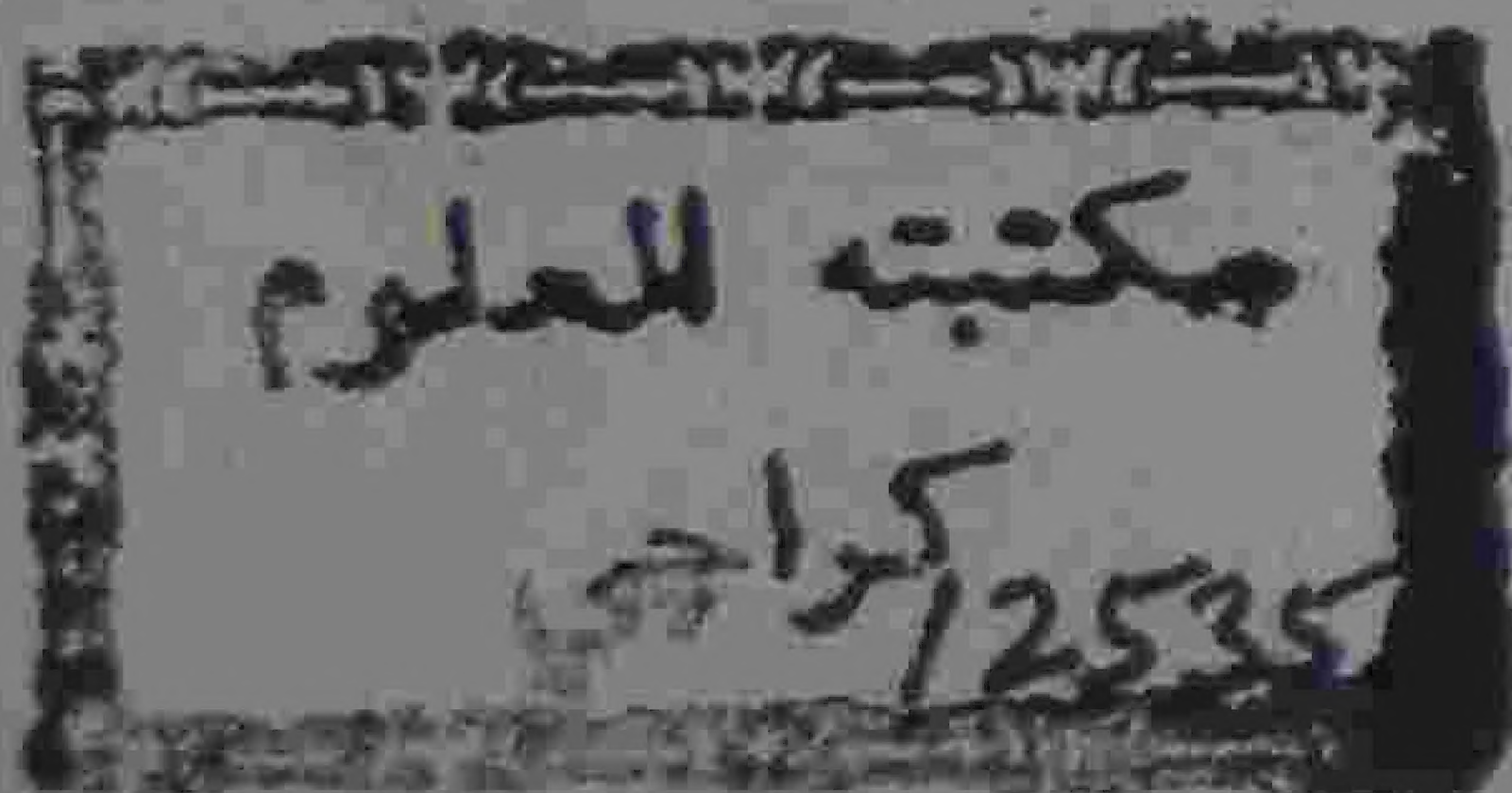
۱۸۔رمضان المکرم ۱۴۲۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ا۔ دعوتِ اتحاد و اتفاق

اُمتِ مسلمہ کے ایک فرد کی حیثیت سے اس قرآنی پیغام کو افرادِ ملت کے مطالعہ کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ اس پیغام میں صرف اور صرف قرآنی آیات کا سلیس اردو ترجمہ ہے اور یہ سب آیات، آیاتِ محکمہ ہیں یعنی اس کے دو یا اس سے زیادہ معنی نہیں ہیں۔ یہ پیغام ملت اسلامیہ میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے دیا جا رہا ہے اور اس سے کوئی ذاتی مفاد منسلک نہیں۔ حضور سرورِ کائنات ﷺ نے اپنے وصال کے وقت مسلمانوں کے لئے جو دو گراں قدر چیزیں ہدایت کے لئے چھوڑی تھیں اس میں ایک قرآن ہے۔ اس پیغام میں دی ہوئی آیاتِ قرآنی کے ترجمہ سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ مشرکوں، منافقوں اور کافروں نے امت مسلمہ کو فرقوں میں تقسیم کرنے کی جو کوششیں کی تھیں اس میں وہ کامیاب ہو چکے ہیں۔ حضور ﷺ کی امت کئی فرقوں میں بٹ گئی ہے جبکہ فرمانِ الٰہی کے مطابق سب مسلمانوں کو ایک جان ہو کر قرآن اور سنتِ رسولِ اکرم ﷺ پر عمل کرتے ہوئے متحد ہونا چاہئے۔ عبادت ایک فروعی عمل ہے جو خالق اور بندے کے درمیان ہے۔ ہر فردِ ملت اپنے اپنے آئمہ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرتا ہے لیکن کفار و مشرکین و منافقین کے مقابلہ میں امت کے افراد ایک سیسہ پلائی دیوار کی طرح متحد و متفق رہیں۔ نہ اپنے طریقہ عبادت کو چھوڑیں اور نہ کسی کے عقائد پر اعتراض کریں۔

اتحاد و اتفاق کا حکم: اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور اللہ کی اُس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی اور تم اُس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اُس سے بچا لیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ سورہ آل عمران آیت ۱۰۳

فرقہ بندی کی شدید مذمت:۔ اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکام بین کے آنے کے بعد ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے، یہ وہ لوگ ہیں جن (قیامت کے دن) بڑا عذاب ہوگا۔ سورہ آلِ عمران آیت ۱۰۵

فرقہ بندیوں کی مذمت۔ جن لوگوں نے اپنے دین میں (بہت سے) رستے نکالے اور کئی کئی فرقے ہو گئے ان سے تمہیں کچھ کام نہیں۔ ان کا کام اللہ کے حوالے پھر جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں وہ اُن کو (سب) بتائے گا۔ سورہ انعام آیت ۵۹

صرف قرآن کی پیروی کرو:۔ (لوگو) جو (کتاب) تم پر تمہارے رب کے ہاں سے نازل ہوئی ہے اُس کی پیروی کرو اور اُس کے سوا اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو (اور) تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔ سورہ اعراف آیت ۳

اُمتِ واحدہ: اور یہ تمہاری جماعت (حقیقت میں) ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو۔ سورہ مومنون آیت ۵۲

اُمت میں اختلاف:۔ اور یہ لوگ جو الگ ہوئے ہیں تو علم (حق) آچکنے کے بعد آپس کی ضد سے (ہوئے ہیں) اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کے لئے بات نہ ٹھہر چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا اور جو لوگ ان کے بعد (اللہ کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ اس (کی طرف) سے شبہے کی الجھن میں (پھنسے ہوئے) ہیں۔ سورہ شوریٰ آیت ۱۴

فرقہ بندی کی مذمت:۔ پھر کتنے فرقے ان میں سے پھٹ گئے سو جو لوگ ظالم ہیں ان کی درد دینے والے دن کے عذاب سے خرابی ہے۔ سورہ زخرف آیت ۶۵

دشمنوں کے دلوں میں محبت:۔ عجب نہیں کہ اللہ تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو دوستی پیدا کر دے اور اللہ قادر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ سورہ الممتحنہ آیت ۷

نصیحت جاری رکھی جائے:۔ سو جہاں تک نصیحت (کے) نافع (ہونے کی امید) ہو نصیحت کرتے رہو۔ سورہ اعلیٰ آیت ۹۔

آیاتِ الٰہی کے منکر بد بخت ہیں:۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا وہ بد بخت ہیں۔ یہ

لوگ آگ میں بند کردیے جائیں گے۔ سورہ بلد آیت ۱۸، ۲۰

الحمدللہ۔ آپ نے قرآنِ کریم کی چند آیات کے مطالب کا مطالعہ کیا ہے لہٰذا:

۱۔ سب لوگ مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہیں۔

۲۔ فرقوں میں نہ بٹ جایئے بلکہ امتِ مسلمہ کا ایک فرد بن جائیں، اور کسی کے کہنے کی پروانہ کریں۔ صرف قرآن کی واضح آیات پر عمل کریں۔

۳۔ ہر مسلمان کو اپنا بھائی سمجھئے اور بلا تفریق فقہ محبت کیجئے اور کفار و مشرکین کے مقابلہ کے لئے ملت واحدہ بن جایئے۔

۴۔ خود قرآنِ کریم کے احکامات پر عمل کیجئے اور اپنے دوستوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں۔

(۲) مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق

احادیثِ رسولِ مقبول ﷺ کی روشنی میں

(ادارۂ فروغِ تعلیماتِ آئمہؑ (افتا) کی طرف سے جاری کردہ پیغام، جون ۲۰۰۵ء ٹوٹنگ انگلینڈ)

اس پیغام سے قبل اتحاد بین المسلمین کے سلسلے میں ایک پیغام قرآن مجید کی روشنی میں پیش کیا جاچکا ہے۔ اب احادیثِ رسولِ مقبول کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی کیا اہمیت ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ سب مسلمان مل جل کر زندگی گزاریں اور کفار و مشرکین کے خلاف متحد و متفق ہو جائیں۔ اگر اب بھی مسلمانوں کی آنکھیں نہ کھلیں تو حالات قابو سے باہر ہو جائیں گے۔

مسلمان کی صفات

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے، دونوں کو پانی اور ایک درخت کا سایہ کافی ہوتا ہے اور وہ آزمائش کے وقت ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔

(کنز العمال، ج۱،ص۱۵۰)

اخوتِ اسلامی

''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، وہ ہرگز اس پر ظلم و ستم نہیں کرتا، اس کی مدد سے دستبردار نہیں ہوتا اور اس کو حوادث کے مقابلہ میں تنہا نہیں چھوڑتا''۔('المحجۃ البیضاء' جلد ۳، صفحہ نمبر ۲۳۲)

بھائیوں سے سلوک

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی زیارت کی اس کے گھر جاکر، تو خدا فرماتا ہے: ''تو میرا مہمان اور زائر ہے، تیری میزبانی میرے اوپر ہے اور میں نے جنت کو تیرے لئے واجب کیا اس لئے کہ تو اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے''۔(اصول کافی جلد ۴، ص ۸۱، ح ۶)

تفرقہ کی لعنت

جماعت رحمت ہے اور تفرقہ عذاب۔(میزان حکمت جلد ۲، حدیث ۲۴۳۸)

اتحاد و اتفاق

جماعت واجب ہے، تفرقہ سے بچو۔(میزان الحکمت، حدیث ۲۴۴۳)

اہل حق

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: ''آپ کی امت کی جماعت کون لوگ ہیں'' فرمایا: ''اہل حق، خواہ دس افراد ہی کیوں نہ ہوں'' (بحار الانوار، ج ۲ص ۲۶۶)

بدتر لوگ

حضورؐ نے فرمایا آیا تم چاہتے ہو کہ تم میں لوگ جو سب سے بدتر ہیں انہیں بتا دوں؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ۔ فرمایا سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو چغلخوری کرتے ہیں، دوستوں میں جدائی ڈلواتے ہیں اور بے عیب لوگوں پر عیب لگاتے ہیں۔(تہذیب الاحکام صفحہ ۴۰۱)

دوسروں کی لغزشیں

رسول اللہؐ نے فرمایا: اے وہ لوگو جو زبان سے اسلام لائے دل سے قبول نہ کیا، مسلمانوں کی لغزشیں تلاش نہ کرو۔ جو ایسا کرے گا اللہ اس کے عیب ظاہر کردے گا اور وہ رسوا ہو کر رہے گا۔ (اصول کافی ج ۴، ص ۳۱۸، ح ۴)

فخر و مباحات

اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے نخوف کو دور کردیا، لہٰذا تم مومن متقی ہو یا فاسق بد بخت۔ تم آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنائے گئے تھے، لوگوں کو قومیت پر فخر کرنا چھوڑ دینا چاہیئے، کیونکہ وہ جہنم کے کوئلوں میں سے ایک کوئلہ ہے۔ ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے لئے انھیں کبریلہ بنا دینا بہت آسان ہے، جو اپنی ناک سے فضلے کو دھکیلتا ہے۔ (سنن ابوداؤد، نیند کا بیا، حدیث ۱۶۷۷)

مومن کی تحقیر

جو شخص کسی مومن مرد یا عورت کو ذلیل سمجھے یا اسکی غربت یا افلاس کی وجہ سے اسے حقیر سمجھے، بروز قیامت خداوند عالم اس کی تشہیر کرے گا اور پھر اسے رسوا کرے گا۔ (میزان الحکمت، حدیث ۶۷۰۴)

مومن سے مصافحہ

جب کوئی مسلمان اپنے بھائی سے ملاقات کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑتا ہے، تو اس وقت ان دونوں کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جس طرح طوفانی ہوا کی وجہ سے خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ابھی جدا نہیں ہوتے کہ خداوند عالم ان کے گناہوں کو بخش دیتا ہے، خواہ وہ گناہ سمندروں کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔ (پیام قرآن جلد ۲، صفحہ نمبر ۵۲۵)

مسلمان کی صفات

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔
(کنز العمال، ج ۱، صفحہ نمبر ۱۴۹)

مسلمان کے مال کی حرمت

مسلمان کے مال کی حرمت اور عزت اس کے خون (جان) کی مانند ہے۔

(کنز العمال حدیث ۴۰۴)

مسلمان سے سلوک

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہے کہ آنحضورؐ نے یزید بن اسید سے فرمایا! اے اسید! کیا تم بہشت (جانے) کو پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو آپؐ نے فرمایا: ''جو بات تم اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند کرو''۔ (میزان حکمت جلد ۲، حدیث ۲۵۵۱)

مسلمان کی زیارت

فرمایا امام محمد باقر- نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو چاہیئے سلام کرے اور مصافحہ کرے، خدا نے اس مصافحہ سے ملائکہ کو مکرم بنایا ہے، پس تم بھی وہ کرو جو ملائکہ کرتے ہیں۔ (اصول کافی ج ۴، ص ۸۸، ۱۰)

محتاج مسلمان

فرمایا ابو جعفر - نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو کسی محتاج مسلمان کو بحالت برہنگی لباس پہنائے گا یا روزی کے معاملہ میں اس کی مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو معین کرے گا کہ وہ اس سے صادر ہونے والے ہر گناہ کے لئے استغفار کریں، یہاں تک کہ صور پھونکا جائے گا۔ (اصول کافی ج ۴، ص ۱۲۴، ح ۳)

مسلمان سے محبت

حضورؐ سے منقول ہے کہ جب کسی مسلمان بھائی سے محبت ہو تو مناسب ہے کہ اس کا، اس کے باپ کا، اس کے کنبہ کا اور اس کے عزیزوں کے نام معلوم کر لے کہ یہ دوستی اور برادری کے لازم حقوق میں سے ایک حق ہے۔ اگر ایسا نہ کرے تو وہ احمقوں کی سی ملاقات سمجھی جائے گی۔

(تہذیب الاحکام صفحہ ۴۹۱)

۳ یہودی سازشیں

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ درود و سلام ہو خاتم الانبیاء شفیع یوم جزا حضرت محمد مصطفی ﷺ پر اور اُن کی آل پاک طیب و طاہر پر۔

اما بعد! آپ اس زمانہ میں زندگی گزار رہے ہیں جب سوائے ٹیلیویژن دیکھنے اور انٹرنیٹ پر بیٹھنے کے انسان کو کوئی اور کام نہیں، بلکہ حالات پیدا کر دیئے گئے ہیں کہ کوئی مسلمان دینی تعلیمات، دینی کتابوں احادیث رسول مقبول ﷺ اور سب سے بڑھ کر قرآنی علوم سے بے بہرہ رکھا جائے۔ انسان کے پاس اتنا وقت ہی نہ ہو کہ کچھ تعمیری باتیں سوچ سکے۔ وقفہ وقفہ سے ٹیلی ویژن پر کرکٹ وغیرہ کے میچ دکھائے جائیں اور نئی نسل کو خرافات میں مشغول رکھا جائے۔

اے میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! خدارا کچھ سوچیئے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اسلام کے دشمنوں یعنی یہودیوں کا کیا پروگرام ہے؟ ان حالات کو دیکھتے ہوئے ''ادارۂ فروغ تعلیمات آئمہ'' نے یہ طے کیا ہے کہ پیغام الٰہی یعنی تعلیماتِ قرآن اور احادیثِ رسول مقبول ﷺ اور ارشاداتِ آئمہؑ ہر ممکن طریقہ سے لوگوں تک پہنچایا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس پر اور اس کے رسول ﷺ اور قرآن پر ایمان لایا جائے، فرقہ بندیوں سے نجات حاصل کی جائے اور متقین کی فہرست میں شامل ہونے کے لئے اللہ کی عبادت کی جائے اور اللہ کی دی گئی نعمات میں سے انفاق (یعنی خرچ) کیا جائے۔

برادران اسلامی! خدا کے لئے قرآن بامعنی اور باتفسیر پڑھنا شروع کر دیں اور قرآنی پیغامات پر جتنا ممکن ہو عمل کیجئے۔ اپنے جمع کئے ہوئے مال میں سے (قبل اس کے کہ اللہ کی طرف سے بلاوا آجائے) اللہ کی خوشنودی کے لئے اس کے مجبور اور ضرورت مند بندوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کیجئے۔ احکاماتِ قرآن اور احادیثِ رسول مقبول ﷺ پر عمل کرنا شروع کر دیں، نفرتیں چھوڑ کر پیار و محبت کا پیغام عام کیجئے۔ دنیا پر ثابت کیجئے کہ اسلام سب سے اچھا دین ہے اور اس میں نفرتوں، لڑائیوں، قتل و غارت، ظلم و ستم اور دہشت گردی کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہر انسان خواہ وہ مسلمان ہو، کافر ہو، مشرک ہو، ہر ایک واجبِ احترام ہے۔ ہر انسان کا فرض ہے کہ دوسرے انسان سے اس طرح محبت کرے جس طرح اپنے بھائی سے کی جاتی ہے۔ اس پیغام کو عام کیجئے، اپنے دوستوں میں اس کا تذکرہ کیجئے اور دشمنان اسلام کی سازشوں سے ہوشیار رہیئے۔

﴿۴﴾ صلہ رحمی اور خاندانی عداوتیں

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر پیدا کیا۔ اس زمین پر اپنا خلیفہ بنایا (البقرہ، آیت ۳۰)۔ اپنی تمام مخلوق میں سب سے برتر درجہ عطا کیا (سورہ التین آیت ۴)۔ سب سے بڑی دولت جو اللہ تعالیٰ نے عطا کی وہ عقل ہے جس کے بغیر انسان، انسان نہیں رہتا۔ اگر خدا نہ خواستہ کوئی دماغی عارضہ ہو جائے تو انسان کو عام انسانوں سے علیحدہ رکھا جاتا ہے تاکہ عقل کی غیر موجودگی کی وجہ سے کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ دنیا میں ظاہری طور پر انسان کا واسطہ حیوانات سے ہوتا رہتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے انسان کا مطیع بنایا ہے۔ انسان اور حیوان میں صرف عقل ہے جو قدرِ مشترک نہیں ورنہ حیوان بھی کھاتا ہے، نسل بڑھاتا ہے ضرورت بھر کا کھا کر سیر ہو جاتا ہے۔ آپ کتنا ہی کوشش کریں پیٹ بھر جانے کے بعد غذا کی طرف نگاہ بھی نہیں اٹھائے گا۔ لیکن ہم انسان بھرے پیٹ پر بھی جو مل جائے اور جب مل جائے کھانے کو تیار رہتے ہیں۔

جانوروں میں کوئی رشتہ داری نہیں ہوتی۔ کون ماں ہے، کون باپ ہے، کون بہن بھائی ہیں، کون بھانجی بھانجے اور بھتیجی بھتیجے ہیں، یہ تمیز جانوروں کو نہیں ہوتی۔ اگر یہ تمیز انسانوں میں ختم ہو جائے تو خود بتایئے جانوروں اور انسانوں میں کیا فرق رہ جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو قبیلوں اور برادریوں میں بٹ جانے سے منع نہیں کیا لیکن یہ ضرور فرمایا ہے کہ بڑائی کا معیار اگر ہے تو وہ صرف اور صرف تقویٰ ہے (سورہ الحجرات آیت ۱۳)۔ کثرتِ مال و اولاد، زمین داریاں، بہترین پوشاک، بہترین گھر، بہترین فرنیچر انسان کو بڑا نہیں بناتا۔ انسان کو اگر کوئی چیز بڑا بناتی ہے تو وہ اس کا اخلاق ہے۔ حضور ﷺ نے چالیس سال تک دعوائے نبوت نہیں کیا۔ یا یوں کہیے کہ جب تک آپ ﷺ نے اپنے اخلاق کی بلندی اور عظمت کو اپنے قبیلہ والوں سے منوا نہیں لیا، تب تک آپ ﷺ نے ظاہری طور پر اعلان نبوت نہیں کیا۔ یہ ہمارا ایمان ہے کہ آپ ﷺ کی ذاتِ مبارک اس وقت بھی نبی تھی جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے انسانی وجود سے نہیں نوازا تھا۔ آپ ﷺ نے دعوائے نبوت سے پہلے اپنی خوش اخلاقی عرب کے اس معاشرے سے منوائی جو لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتے تھے،

برسوں لڑائیاں اور دشمنیاں چلتی رہتی تھیں، آپس کی دشمنی ایک رواج اختیار کرگئی تھی۔ آج ہم حضور ﷺ کے ماننے والے اور قرآن پر عمل کرنے والے ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے سے سر بہ گریباں ہیں۔ اگر کسی نے ذرا سی بات کردی تو اس کو ایسا چھوڑا جاتا ہے جیسے رشتہ داری ہی نہ تھی۔ قریبی رشتہ دار یہاں تک کہ پوتی پوتے، نواسی نواسے، بھانجی بھانجے، بھتیجی بھتیجے اتنا دور ہو جاتے ہیں کہ اگر کہیں مل جائیں تو ایک دوسرے کو پہچاننا مشکل ہوتا ہے۔ کیا ہمیں اسلام یہی تعلیم دیتا ہے کہ عزیزوں کو ذرا ذرا سی بات پر چھوڑ دیا جائے؟ موت زندگی کا واسطہ ختم کرلیا جائے؟ حدیثِ رسول ﷺ کے مطابق کوئی مومن دوسرے مومن سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی نہیں رکھ سکتا۔

آیئے یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ یہ ناچاخیاں کیوں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ کلام پاک کے مطابق انسان کی خلقت کی وجہ صرف اور صرف عبادت ہے، (میں نے جنات اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔ سورۂ ذاریات، آیت نمبر ۵۶) افسوس یہ ہے کہ ہم نے عبادت کا مطلب ہی نہ سمجھا۔ اس آیہ مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان زندگی بھر جو عمل بھی کرتا ہے اگر وہ حکم الٰہی کے مطابق ہوتا ہے تو وہ عبادت میں شمار کیا جائے گا۔ آپ کا سونا، جاگنا، کھانا پینا، شادی کرنا، بچوں کی پرورش، ماں باپ کی خدمت، عام مخلوق کی مدد کرنا، رشتہ داروں سے حسن سلوک اور اس کے علاوہ ہر فعل عبادت میں شمار ہوگا۔ کیا نماز پڑھنے والا بداخلاق ہوسکتا ہے؟ کیا رشتہ داروں سے قطع تعلق کرسکتا ہے؟ کیا حسد کرسکتا ہے؟ کیا غیبت کرسکتا ہے؟ نہیں بالکل نہیں۔ نماز تو فحشاء و منکر سے بچانے والی چیز ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم نمازی ہوتے ہوئے، روزہ دار ہوتے ہوئے، حج کرنے کے باوجود بداخلاق ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر رشتے توڑ لیتے ہیں۔؟ اصل مشکل یہ ہے کہ ہم نے کبھی نماز، نماز کے مطالب سمجھ کر نہیں پڑھی۔ ایک رسم اور عادت کے مطابق نماز ادا کی جاتی ہے۔ بلکہ مشاہدے میں آیا ہے کہ لوگ نماز صرف اس لئے پڑھتے ہیں کہ ایک فرض پورا ہو جائے اور اس سے کسی فائدے کی امید نہیں رکھتے۔ ہم "ایاک نعبد" کہہ لیتے ہیں (یعنی اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیری مدد چاہتے ہیں)۔ جیسا کہ سورہ حمد سے ثابت ہوتا ہے کہ عبادت کا صلہ ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ لہٰذا ہم جتنے اعمال کریں، رشتہ داروں سے سلوک کریں، انفاق کریں، وہ سب صرف اور صرف خوشنودیٔ الٰہی کے لئے ہوں اور اللہ سے اس کا اجر اور صلہ مانگیں اور ہم کسی احسان کا بدلہ

انسانوں سے نہ مانگیں، اور اُن سے صلہ نہ ملنے پر تعلقات منقطع نہ کرلیں۔ ہم کسی کے ساتھ کوئی نیکی اس لئے نہ کریں کہ وہ اس کا بدلہ دے گا۔ ایسا کرنا اللہ کے حکم کے خلاف ہے۔ آیئے آج سے عہد کریں کہ ہم حضور ﷺ کے امتیوں کی طرح آپ ﷺ کے اخلاق کو زندگی گزارنے کا طریقہ بنائیں گے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی سے پیش آئیں گے۔

(۵) اصل عبادت

ہر ذی حیات عبادت میں مصروف ہے۔ کیا آپ صبح صبح نماز کے وقت اٹھ کر اپنے گھر کے پاس لگے ہوئے پیڑ پر بیٹھی ہوئی چڑیوں کی چہچہاہٹ سنتے ہیں؟۔ یہ معصوم چڑیاں کیوں سب مل کر باجماعت شور مچارہی ہیں۔؟ یہ اپنے پالنے والے کا شکر ادا کررہی ہیں کہ اُس نے ان ننھی ننھی جانوں کو رات بھر آرام کرنے کے بعد زندہ اُٹھایا۔ یہ اپنی عبادت کرنے کے بعد پیڑ چھوڑ دیں گی اور کہیں غائب ہوجائیں گی۔ کیوں؟ ان معصوم جانوں کو علم ہے کہ بغیر بھاگے دوڑے، تلاش کیئے غذا نہیں ملے گی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بھی یہی ہدایت کی ہے کہ صبح کو فجر کی نماز کے بعد نہ سوئے، اٹھے، تیاری کرے اور تلاش روزگار میں مصروف ہوجائے۔

دیکھا آپ نے! ہر ذی حیات کا یہی کام ہے کہ حکم خداوندی کے مطابق اپنے اوقات کو مختلف عبادتوں میں مصروف رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انسان ہی کیا جنات بھی صرف عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ (میں نے جنات اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔ سورۂ ذاریات، آیت نمبر ۵۶)۔

آپ کی نماز پڑھنا یقیناً افضل ترین عبادت ہے لیکن اس بات کا خیال رہے کہ نماز پڑھنے کے بعد ہم سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہوجائے جو عبادت میں شمار نہ ہو۔ نماز فواحش اور منکرات سے روکتی ہے (سورۂ العنکبوت آیت ۴۵)۔ کیا ہم نے نمازی ہو کر فحش باتوں کو چھوڑ دیا ہے؟ کیا ان ''منکرات'' یعنی اللہ کی منع کی ہوئی باتوں سے ہم پرہیز کرنے لگے ہیں؟۔ نماز میں صفوں کو سیدھا رکھنا لازم و واجب ہے جس کے بغیر جماعت مکمل نہیں ہوتی۔ کیا ہم نے اپنی زندگی میں صف بندی یعنی قطار میں کھڑے ہونے کو اپنا شعار بنالیا ہے؟ آپ نے بسوں پر چڑھتے وقت

کا سماں دیکھا ہے۔ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ میں سب سے پہلے چڑھ جاؤں۔ اگر نماز میں صف بندی کے حکم کو اچھی طرح سمجھ لیا ہوتا، یا یوں کہیئے کہ ہمارے بزرگوں نے ہمیں یہ سمجھایا ہوتا کہ صف بندی جزوِ ایمان ہے، تو ضرور ہم اس پر عمل کرتے۔ کاش اب بھی ہماری سمجھ میں آجائے اور ہم اپنی زندگی کو منظم طور پر گزارنے کی عادت ڈال لیں۔

حضور ﷺ کے دور میں جب آپ مسجدِ رسول میں نماز پڑھاتے تھے تو آپ کی حیثیت اللہ کے بھیجے ہوئے نبی کی ہوتی تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ ملک وملت کے حاکم بھی آپ ہی ہوتے تھے، یہ نہ ہوا کہ آپ تو صرف نمازیں پڑھایا کریں اور حکومتِ وقت منافقوں کے سپرد کردیں اور خود عبادت میں مشغول رہیں۔ کاش کہ نماز کا اور عبادت کا مفہوم اب بھی انسان کی سمجھ میں آجائے تو ملت اسلامیہ بلکہ انسانیت کے سب مسائل حل ہو جائیں گے۔

آیئے آج سے ہم عہد کریں کہ ہماری باقی زندگی کا ہر لمحہ عبادت میں صرف ہوگا۔ جب اپنے روزگار پر جائیں تو نیت ہو کہ ہم اللہ کی خوشنودی کے لئے یہ کام کر رہے ہیں۔ جب ہم بچوں کی پرورش کا انتظام کریں تو یہ نیت ہو کہ ہم اللہ کی مخلوق کو پروان چڑھا رہے ہیں اور ہم اللہ کی دی ہوئی ایک امانت کو ادا کر رہے ہیں۔ ہمارا جاگنا سونا اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، شادی کرنا، لوگوں سے میل ملاقات، غرضکہ ہمارا ہر فعل صرف اور صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے ہونا چاہیئے اور عبادت میں شمار ہونا چاہئے۔ کسی کام کو کرنے سے پہلے ہمیں اپنے آپ سے یہ سوال کر لینا چاہیئے کہ آیا یہ کام عبادت میں شمار ہوگا یا نہیں؟ اگر ہمارا ضمیر جواب دے کہ یہ کام عبادت میں شمار ہوگا تو ضرور کریں ورنہ نہ کریں۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہم احکام خداوندی یعنی پیغاماتِ قرآن، حکم سیرتِ رسول ﷺ اور صراطِ آئمہ علیہم السلام پر چلیں اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ حکمِ الٰہی کے تحت عبادت میں صرف کریں۔

﴿٦﴾ نماز اور حکم رسول مقبول ﷺ

(احادیثِ رسول مقبول کی روشنی میں)

نماز کی اہمیت اور ضرورت کی وضاحت حکم رسول مقبول ﷺ سے پیش کی جاتی ہے۔ امید ہے ارشاداتِ رسول مقبول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے اپنی نمازیں پابندیٔ وقت کے ساتھ ادا کریں گے۔

تحیۃ مسجد۔ جب کوئی تم میں سے مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (تحیۃ مسجد) پڑھ لیا کرو۔ (صحیح البخاری، جلد اول حدیث ۴۲۹)

احکام مساجد۔ اپنی مسجدوں کو دیوانے لوگوں، بچوں، ذکر خدا کے علاوہ بلند آواز سے بولنے سے بچائے رکھو، ہر ہفتہ ان کی صفائی کیا کرو اور طہارت خانے ان کے دروازوں پر بناؤ۔ (بحارالانوار ج ۸۳، ص ۳۴۹)

نماز کی امامت۔ جب تم تین آدمی سفر کرو تو تم میں سے ایک شخص کو (نماز کی) امامت کرنا چاہیے اور تم میں سے جس شخص کی قرأت سب سے اچھی ہو وہ امامت کا زیادہ مستحق ہوگا۔ (کنزالعمال ح ۱۷۵۴۸)

حرام غذا اور نماز۔ جو شخص حرام کا ایک لقمہ کھائے گا اس کی چالیس راتوں تک کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی (میزان الحکمت حدیث ۳۶۶۰)

نماز اور رجوع قلب۔ کچھ نمازیں ایسی ہیں جن کا نصف، تہائی، چوتھائی، پانچواں حصہ، حتیٰ کہ دسواں حصہ تک قبول ہو جاتا ہے۔ نیز کچھ ایسی نمازیں ہیں جنہیں چیتھڑوں کی مانند لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔ لہٰذا تمہاری نماز میں تمہارا حصہ وہی ہوتا ہے جو تم قلبی توجہ سے ادا کرتے ہو۔ (بحارالانوار ج ۸۴، ص ۲۶۰، میزان الحکمۃ ۱۰۶۵۴)

عُجلت کے مواقع۔ تین چیزوں میں تاخیر نہیں کی جاسکتی: ۱۔ جب نماز کا وقت آن پہنچے، ۲۔ جب جنازہ لے آیا جائے، ۳۔ جب بالغہ کو ہمسر مل جائے۔ (میزان الحکمۃ ۱۱۹۴۵)

نماز کے فوائد۔ جو بندہ اوقاتِ نماز اور سورج کے مقامات (زوال، غروب، طلوع) کا خاص خیال رکھتا ہے، میں اس کے لیے تین چیزوں کی ضمانت دیتا ہوں: ۱۔ مرتے کے وقت روح (کے آسانی کے ساتھ نکلنے) کی، ۲۔ رنج و غم کے خاتمہ کی، اور ۳۔ جہنم سے

نجات کی۔ (بحار الانوار ج ۷۷، ص ۳۹۲،)

نماز اور غیبت۔ جو شخص کسی مسلمان مرد یا عورت کی غیبت کرے اللہ تعالیٰ چالیس شب و روز تک اس کی نماز اور روزہ کو قبول نہیں فرماتا مگر یہ کہ وہ اسے خود معاف کر دے۔ (بحار الانوار ج ۷۵ ص ۲۵۸)

شرابی اور نماز۔ جو شخص شراب پیتا ہے چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (بحار الانوار ج ۸۴ ص ۳۱۵)

تارک الصلوٰۃ۔ جو شخص کسی عذر کے بغیر نماز کو ترک کر دے اس کے تمام عمل رائیگاں جاتے ہیں۔ پھر فرمایا: "بندہ اور کفر کے درمیان نماز کو ترک کرنے کا فاصلہ"۔ بحار الانوار ج ۸۲ ص ۳۰۳)

نماز اور درود۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنی نماز میں محمدؐ و آل۔ محمد پر درود نہ بھیجے تو اس نے جنت کے خلاف راستہ اختیار کیا۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا: "جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور اس نے مجھ پر درود کو بھلا دیا تو وہ جنت کے راستے سے الگ ہو گیا" (اصول کافی ج ۵، ص ۱۱۳، ح ۱۹)

نماز اور قبولیت۔ سات قسم کے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی: ۱۔ شوہر کی نافرمان زوجہ کی جب کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو، ۲۔ زکوٰۃ کو روک لینے والا ۳۔ وضو کو ترک کرنے والا ۴۔ سمجھدار بچی جو بغیر چادر کے نماز پڑھے، ۵۔ کسی قوم کا پیش نماز جو انہیں نماز پڑھائے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں، ۶۔ نشہ میں بدمست، ۷۔ زبین، یعنی جو شخص پیشاب پاخانہ روک کر نماز پڑھے۔ (بحار الانوار ج ۸۴ ص ۳۱۸)

سجدہ گاہ (زمین)۔ "تمام روئے زمین میرے لئے سجدہ گاہ اور (تیمم کرنے کے لئے) طہارت کا ذریعہ قرار دی گئی ہے"۔ (وسائل، ج ۱، ص ۹۷۰)

۷۔ نماز اور حکم الٰہی

نماز کا حکم: اور یہ (بھی) کہ نماز پڑھتے رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور وہی تو ہے جس کے پاس تم جمع کئے جاؤ گے۔ سورۂ انعام آیت ۷۲

نماز کے لئے پوشاک: اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت اپنے آپ کو مزین کیا کرو اور کھاؤ اور

پیو اور بے جانہ اڑاؤ کہ اللہ بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ سورہ اعراف آیت ۳۱

فجر، مغرب، عشاء اور تہجد کی نمازیں: اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دُور کردیتی ہیں یہ ان کیلئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ سورہ ھود آیت ۱۱۴

نماز اور انفاق: (اے پیغمبر!) میرے مومن بندوں سے کہہ دو کہ نماز قائم کریں اور اس دن کے آنے سے پیشتر جس میں نہ (اعمال کا) سودا ہوگا اور نہ دوستی (کام آئے گی) ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے درپردہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں۔ سورہ ابراہیم آیت ۳۱۔

نمازوں کا حکم: (اے محمد ﷺ!) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی) نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو کیونکہ صبح کے وقت قرآن پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے۔ سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۸۔

نماز کھونے کی سزا: پھر ان کے بعد چند ناخلف اُن کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو (چھوڑ دیا گویا اُسے) کھو دیا اور خواہشاتِ نفسانی کے پیچھے لگ گئے۔ سو عنقریب ان کو گمراہی (کی سزا) ملے گی۔ سورہ مریم آیت ۵۹

گھر والوں کو نماز کا حکم: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور اس پر قائم رہو، ہم تم سے روزی کے طلبگار نہیں بلکہ تمہیں ہم روزی دیتے ہیں اور (نیک) انجام (اہلِ) تقویٰ کا ہے۔ سورہ مریم آیت ۱۳۲

صبر، نماز اور انفاق: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور (جب) ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور نماز آداب سے پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو عطا کیا ہے اُس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔ سورہ حج آیت ۳۵۔

نماز اور زکوٰۃ کا حکم: اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور پیغمبرِ الٰہی کی اطاعت کرتے رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔ سورہ نور آیت ۵۶

نماز مشورہ اور انفاق:۔ اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں سورہ شوریٰ آیت ۳۸

نمازِ جمعہ کا فریضہ: مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کر دو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ سورۂ جمعہ آیت ۹

بامراد نماز گزار: بیشک وہ مُراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا۔ اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ سورۂ اعلیٰ آیت ۱۴، ۱۵

نماز سے غفلت برتنا: تو ایسے نمازیوں کی خرابی ہے۔ جو نماز کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔ سورۂ ماعون آیت ۴، ۵

نماز، زکوٰۃ اور رکوع کی فضیلت: اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (اللہ تعالیٰ کے آگے) جھکنے والوں کیساتھ جھکا کرو۔ سورۂ البقرہ آیت ۴۳

نمازِ عصر کی اہمیت: (مسلمانو) سب نمازیں خصوصاً درمیانی نماز (یعنی نمازِ عصر) پورے التزام کیساتھ ادا کرتے رہو اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو۔ اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیادے یا سوار (جس حال میں ہو نماز پڑھ لو) پھر جب امن (اطمینان) ہو جائے تو جس طریق سے اللہ نے تمہیں سکھایا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے اللہ کو یاد کرو۔ سورۂ البقرہ آیت ۲۳۹

۸ پردہ (حجاب)

(قرآن اور احادیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں)

مردوں کا پردہ نگاہ نیچی رکھنا

مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کیلئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے خبردار ہے۔ سورۂ نور آیت ۳۰۔

عورتوں کا پردہ

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں

کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگھار کے مقامات) ظاہر نہ ہونے دیں اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں کہ (جھنکار کی آواز کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور مومنو! سب اللہ کے آگے توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ ۔سورہ نور آیت ۳۱

کس سے پردہ نہ کریں

عورتوں پر اپنے باپوں سے (پردہ نہ کرنے میں) کچھ گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹو

حجاب کا حکم

اے پیغمبر! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (منہ) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں یہ امر ان کیلئے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی اُن کو ایذا نہ دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔سورہ الاحزاب آیت ۵۹۔

﴿۹﴾۔ بزرگ اور اولاد

(بزرگوں کا احترام، احادیث رسول مقبول کی روشنی میں)

باپ کے حقوق

۳۹۸۔حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کسی نے پوچھا کہ باپ کا حق اولاد پر کیا ہے؟ فرمایا: باپ کا نام نہ لے، اس کے آگے نہ چلے، اس کے سامنے نہ بیٹھے اور اس کی گالی کا سبب نہ بنے۔ (اصول کافی جلد ۴، ص ۵۳، ح ۵)

بوڑھا انسان

۳۹۹۔حضرت رسول خداؐ نے فرمایا: بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا ایسا ہے گویا خدا کی تعظیم کرنا۔ (اصول کافی جلد ۴، ص ۶۳، ح ۱)

بڑھاپا

۴۰۰۔بوڑھا تین باتوں میں کبھی بوڑھا نہیں ہوتا، بلکہ جوان رہتا ہے، دوست کی محبت، زندگی کی طوالت، اور مال کی کثرت۔ (میزان الحکمت، حدیث ۹۹۲۰، بحار الانوار ج ۷۷ ص ۱۷۴)

بوڑھوں کا احترام

۴۰۱۔ میری امت کے بوڑھے کا احترام خود میرے احترام میں شامل ہے۔
(میزان الحکمت، حدیث ۹۹۲۷، کنز العمال ۶۱۰۳)

سفید داڑھی

۴۰۲۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص بوڑھے آدمی کی بسبب اس کے بڑھاپے کے عزت کرے، خدائے تعالیٰ اس کو قیامت کے خوف سے بے خوف کر دے گا۔ یہ بھی فرمایا کہ سفید داڑھی والے مومن کی تعظیم خدا کی تعظیم ہے۔ (تہذیب الاحکام صفحہ ۳۹۳)

بیٹے کا عاق کرنا

۴۰۳۔ فرزند والدین کا عاق اس صورت میں ہوتا ہے جب والدین کا نافرمان ہو۔ والدین فرزند کے عاق اس صورت میں ہوتے ہیں جب فرزند نیک ہو۔ (خصال صفحہ ۸۴)

بہترین بھائی

۴۰۴۔ تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو خدا کی اطاعت کے سلسلے میں تیری امداد کرے، تجھے اس کی نافرمانی سے باز رکھے اور اس کی رضامندی کا حکم دے۔ (میزان الحکمت ۲۶۹۴)

بچپن کی شوخیاں

۴۰۵۔ بچپن کی شوخی اور منہ زوری بڑا ہو کر بچہ کی عقل کے بڑھنے کا موجب ہوتی ہے۔
(میزان الحکمت، حدیث ۱۰۴۹۷)

جوانی

۴۰۶۔ جوانی دیوانگی کا ایک شعبہ ہے۔ (میزان الحکمت، جلد ۲، حدیث ۲۶۶۱)

بھائیوں سے سلوک

۴۰۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی زیارت کی اس کے گھر جا کر، تو خدا فرماتا ہے: "تو میرا مہمان اور زائر ہے، تیری میزبانی میرے اوپر ہے اور میں نے جنت کو تیرے لئے واجب کیا اس لئے کہ تو اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے"۔
(اصول کافی جلد ۴، ص ۸۱، ح ۶)

بھائی کو نصیحت

۴۰۸۔فرمایا رسول اللہؐ نے: تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے بھائی کو نصیحت اس طرح کرے جیسے اپنے نفس کو کرتا ہے۔(اصول کافی جلد ۲،ص ۱۲۸،ح ۴)

بھائی بناؤ

۴۰۹۔زیادہ سے زیادہ بھائی بنانے کی کوشش کرو کیونکہ قیامت کے دن ہر مومن کو شفاعت کا حق حاصل ہے۔(میزان الحکمت،حدیث ۱۶۱)

بیٹی سے سلوک

۴۱۰۔جو شخص بازار جائے اور اپنے گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ خریدے وہ اس شخص کی طرح ہے جو حاجت مندوں کی مدد کرے (اسے اس شخص کی سی جزا ملے گی) اور جب گھر آ کر اسے بانٹنے لگے تو سب سے پہلے بیٹیوں کو دے اور پھر بیٹوں کو دے، کیونکہ جو شخص اپنی بیٹی کو خوش کرے ایسے ہے گویا اس نے اولادِ اسماعیل۔میں سے کسی غلام کو آزاد کیا۔(مکارم الاخلاق صفحہ نمبر ۵۴)

عورتوں سے مصافحہ کرنا

۴۱۱۔مفضل بن عمر کہتے ہیں: ''میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب عورتوں سے آنحضرتؐ نے بیعت لی تو ان سے کیسے ہاتھ ملایا تھا؟ امام نے فرمایا کہ ''آنحضرتؐ نے اپنا وہ تھال منگایا جس میں آپؐ وضو فرمایا کرتے تھے۔اس میں پانی ڈالا اور اپنا دایاں ہاتھ اس میں ڈبو دیا۔پس جب بھی کوئی عورت بیعت کیلئے آتی تو فرماتے: ''اس میں اپنا ہاتھ ڈبو دو۔'' (نوادر راوندی،ج ۵،ص ۳۰۷)

﴿۱۰﴾مال جمع کرنے کی مذمت

(آیاتِ قرآنی کی روشنی میں)

۸۹۸۔سرکش دولت مند

مگر انسان سرکش ہو جاتا ہے۔جب کہ اپنے تئیں غنی دیکھتا ہے۔سورہ علق آیت ۶،۷

۹۰۶۔انسان اور مال کی محبت

وہ تو مال کی سخت محبت کرنے والا ہے۔سورہ العدیات آیت ۸

۹۱۱۔ کثرتِ مال کا نتیجہ

(لوگو!) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا۔ سورۂ تکاثر آیت ۱

۹۱۴۔ چغلخور اور مال جمع کرنے والا

ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے۔ جو مال جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے۔ سورۂ الہمزہ آیت ۱،۲

۷۶۱۔ قیامت کی آگ اور انفاق

(لیکن) ایسا ہرگز نہ ہوگا وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ کھال ادھیڑ ڈالنے والی۔ ان لوگوں کو اپنی طرف بلائے گی جنہوں نے (دینِ حق سے) اعراض کیا۔ اور (مال) جمع کیا اور بند کر رکھا۔ سورۂ معارج آیت ۱۵ تا ۱۸

۷۸۹۔ دولت مندوں کو تنبیہ

اور مجھے ان جھٹلانے والوں سے جو دولتمند ہیں سمجھ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو۔ سورۂ المزمل آیت ۱۱

۷۹۹۔ آیاتِ الٰہی کا دشمن

ہمیں اس شخص سے سمجھ لینے دو جس کو ہم نے اکیلا پیدا کیا۔ اور مال کثیر دیا۔ اور (ہر وقت اس کے پاس) حاضر رہنے والے بیٹے دیئے۔ اور ہر طرح کے سامان میں وسعت دی۔ ابھی خواہش رکھتا ہے کہ اور زیادہ دیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا یہ ہماری آیتوں کا دشمن رہا ہے۔ سورۂ مدثر آیت ۱۱ تا ۱۶

۷۵۴۔ قیامت، مال اور سلطنت

(آج) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔ سورۂ الحاقہ آیت ۲۸۔ (ہائے) میری سلطنت خاک میں مل گئی۔ سورۂ الحاقہ آیت ۲۹

۶۹۸۔ مال جمع کرنے کی مذمت

جو مال اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلوایا ہے وہ اللہ کے اور پیغمبر کے اور (پیغمبر کے) قرابت والوں کے اور یتیموں کے اور حاجتمندوں کے اور مسافروں کے لئے ہے تا کہ جو لوگ تم

میں دولتمند ہیں انہی کے ہاتھوں میں نہ پھرتا رہے سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ سورہ حشر

﴿۱۱﴾ مال یا زمین غصب کرنا

(احادیث رسول مقبول کی روشنی میں)

غصب شدہ مال

۸۰۵۔ جو شخص کسی مومن کا مال ناحق غصب کرلے، تو اللہ کی توجہ اس سے ہمیشہ ہٹی رہتی رہے گی اور وہ اس کے تمام نیکی و اچھائی کے اعمال سے ہمیشہ ناراض رہے گا جب تک وہ توبہ کر کے مال کو اصل کے نہ پہنچا دے۔ اس کی کسی نیکی اور اچھائی کو نیکیوں میں درج نہیں فرمائے گا۔

(میزان الحکمت 14975، مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۱۴۶)

زمین غصب کرنا

۸۰۶۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص ایک بالشت بھر زمین ظلم سے لے لے گا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کو سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔ (صحیح مسلم کتاب المسافات ج ۴ ص ۱۴۵)

غصب شدہ زمین

۸۰۷۔ جو شخص کسی سے بہ ظلم و جور اس کی زمین غصب کرے وہ اللہ کے حضور اس حالت میں پیش ہوگا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔

(میزان الحکمت 14977، کنز العمال ح ۳۰۲۶۶)

بالشت بھر زمین

۸۰۸۔ حضورؐ نے فرمایا جو شخص ہمسایہ کی بالشت بھر زمین دبالے گا خدائے تعالیٰ اس زمین کو ساتویں طبقہ تک طوق بنا کر اس کی گردن میں ڈال دے گا اور جس وقت اسے معرض حساب میں لائیں گے تو وہ طوق اس کی گردن میں پڑا ہوگا۔ اس عذاب سے بچنے کی یہی صورت ہے کہ توبہ کرے اور اس کی زمین اسے واپس دیدے۔ (تہذیب الاحکام صفحہ ۳۵۷)

مال غصب کرنا

۸۰۹۔کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی کا مال ناحق طریقہ سے حاصل کرلے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر حرام قرار دیا ہے۔(میزان الحکمت 14979، کنزالعمال ح ۳۰۳۴۴)

غصب اور بخشش

۸۱۰۔بیشک خداوند عالم ہر گناہ معاف کرنے والا ہے، لیکن جس شخص نے کسی مزدور کی مزدوری غصب کی یا عورت کا مہر غصب کیا ہو۔(میزان الحکمت، حدیث ۵۶)

۱۲ غیبت

(غیبت کی مذمت احادیثِ رسولِ مقبول کی روشنی میں)

غیبت کا کفارا

۷۹۵۔حضرت رسول خداؐ سے کسی نے پوچھا کہ غیبت کا کفارا کیا ہے؟ فرمایا جس کی تم۔نے غیبت کی جب بھی اس کی یاد آئے اس کے لئے اللہ سے استغفار کرو۔
(اصول کافی ج ۴، ص ۳۰۸، ح ۲)

ٹوہ لگانا

۔مومنین کی لغزشوں کی تلاش میں نہ رہو۔جو شخص مومنین کی لغزشوں کی ٹوہ لگاتا ہے خدا اس کی لغزشوں کی ٹوہ لگاتا ہے۔اور جب خدا کسی کی ٹوہ لگاتا ہے تو اسے رسوا کر دیتا ہے خواہ اس کا گناہ اس کے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہوا ہو۔(۔اصول کافی، ج ۲، صفحہ نمبر ۳۵۵)

شریر افراد

۔حضورؐ نے فرمایا: کیا تمہیں تم میں سے شریر ترین افراد کی خبر دوں؟ عرض کیا ''ہاں'' یا رسولؐ اللہ ۔فرمایا: ''وہ لوگ جو زیادہ چغلی کھاتے ہیں اور دوستوں کے مابین تفرقہ ڈالتے ہیں اور بے گناہ اور پاک افراد کے مابین عیب جوئی کرتے ہیں''۔(پیام قرآن جلد ۶، صفحہ نمبر ۳۸۴، اصول کافی جلد ۲

باب النمیمہ حدیث، تفسیر قرطبی جلد ۱، ص ۱۷، ۲،۷)

غیبت یا قتل

خطبہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا: لوگو! تمہارے خون، مال، تمھارے ناموس تم (میں سے ایک دوسرے) پر ایسے حرام ہیں جیسے تمہارے اس مہینہ (ذی الحجہ) میں اس (عرفہ کے) دن کی حرمت ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے غیبت کو بھی اسی طرح حرام قرار دیا ہے جس طرح مال اور خون کو۔ الحکمت 15463، شرح ابن الحدید ج ۱ص ۶۲)

غیبت کا انجام

جب مجھے معراج کرائی گئی تو میرا گذر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہروں اور سینوں کے گوشت کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: "جبرئیل۔! یہ کون لوگ ہیں؟" انہوں نے کہا: "یہ وہ ہیں جو (غیبت کی وجہ سے) لوگوں کا گوشت کھاتے اور ان کی بے عزتی میں مصروف رہتے ہیں!"۔ (میزان الحکمت 15478)

غیبت ترک کرنا

۔غیبت کا ترک کرنا اللہ کے نزدیک خضوع وخشوع کے ساتھ ادا کی جانے والی دس ہزار رکعت نماز سے زیادہ محبوب ہے۔ (میزان الحکمت 15481، بحارالانوار ج ۷۵ ص ۲۶۱)

عیب چھپاؤ

امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ پیغمبرِ خداؐ نے ان سے فرمایا: "یا علیؑ! اگر تم کسی شخص کو برائی کی حالت میں دیکھ لو۔ (تو اس سے کیا سلوک کرو گے؟")۔ عرض کیا: "اسے چھپاؤں گا!" فرمایا: "اگر دوسری مرتبہ دیکھو تو پھر؟" عرض کیا: "اسے اپنی چادر اور عبا سے چھپاؤں گا"۔ حتی کہ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی سوال و جواب ہوا۔ اس پر حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علیؑ جیسا کوئی جواں مرد نہیں"۔ نیز یہ بھی فرمایا: اپنے بھائیوں کے عیبوں کو چھپاؤ"۔ میزان الحکمت ۱۵۴۹۴، مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۴۱۱)

غیبت اور دین

پیٹ میں لقمہ اتنی جلدی نہیں پہنچتا جتنا مسلمان کے دین میں غیبت پہنچتی ہے۔ (میزان الحکمت 15495، بحارالانوار ج ۷۵ ص ۲۳۰)

غیبت مثلِ کوڑھ

غیبت کی تاثیر مسلمان کے دین میں اس کے جسم جذام کے اثر سے بھی زیادہ تیز ہے۔ ("اصول کافی جلد۲، باب الغیبۃ، حدیث نمبر۔۱)

غیبت یا زنا

نبی ﷺ نے فرمایا غیبت زنا سے زیادہ سخت ہے۔ عرض کیا گیا، کیوں؟ فرمایا زانی کی توبہ خدا قبول کر لیتا ہے، غیبت کرنے والے کی توبہ خدا اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک جس کی غیبت کی ہے وہ نہ معاف کر دے۔ (خصال صفحہ ۹۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿۱۳﴾ شہید مرتضیٰ مطہری بحیثیت بانئ انقلابِ ایران

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور محمد و آلِ محمد پر درود و سلام۔ سلام ہو ان شہیدوں پر جنھوں نے اپنی زندگی دینِ اسلام اور فلاح و بہبودِ انسان و انسانیت کے لئے وقف کر دی اور آخرِ کار اسی مشن کی تکمیل میں اپنی جان بارگاہِ حق میں پیش کر دی۔

شہید مرتضیٰ مطہری شہدائے اسلام کی فہرست میں ایک اعلیٰ و ارفع مقام رکھتے ہیں ۔آپ کی تصانیف سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید نے اپنی زندگی کا مشن محمد مصطفیٰ ﷺ کی سوئی ہوئی قوم کو بیدار کرنا تھا۔ انقلابِ ایران سے قبل ساری دنیا کے مسلمان زندگی کا ماحصل صرف دو چیزوں کو سمجھتے تھے۔ اول اللہ کی عبادت کرنا یعنی نماز روزہ، حج وغیرہ اور پیٹ بھرنے کے لئے روزی کمانا، وہ بھی جس صورت سے بھی ممکن ہو۔ دراصل ظالم و جابر حکمرانوں نے اذہان کو مفلوج کر دیا تھا اور درباری علماء کے ذریعہ لوگوں کو یہ تعلیم دی گئی تھی کہ غیبتِ امام زمانہ میں صرف دو کام ہی کئے جاسکتے ہیں یعنی روزی کمانا اور عبادت کرنا۔ کسی فردِ بشر کو یہ سوچنے تک کا اختیار نہ تھا کہ

ظالم وغاصب و جابر حکمرانوں کے خلاف تحریک چلائی جا سکتی ہے، یا ظہورِ حضرت حجت سے قبل صحیح اسلامی حکومت کا قیام ہو سکتا ہے۔ لوگ سر جھکائے عبادات میں مصروف تھے، علمائے کرام نماز پڑھا کر بغیر لوگوں سے بات چیت کئے اپنے حجرے میں چلے جاتے تھے اور فقہی مسائل کے علاوہ کسی معاشرتی مسئلے سے ان کا کوئی واسطہ سوائے نکاح پڑھانے اور طلاق کا صیغہ پڑھنے یا نمازِ جنازہ پڑھانے کے کوئی اور کام نہ تھا۔ اس صورتِ حال میں عام مسلمان کس طرح اسلامی حکومت کے قیام کے متعلق سوچ سکتا تھا جب کہ مسجدوں کے پیش امام دنیاوی معاملات سے اپنے آپ کو بالکل دور رکھیں۔ پوری قوم مستضعفین میں شمار ہوتی تھی اور ہر لب پر یہ دعا تھی کہ امام زمانہ ظہور فرمائیں اور ہمیں ظالموں سے نجات دلائیں۔ ایسی صورت حال میں شہید مطہری نے اپنے خطبات اور دیگر تصانیف کے ذریعہ ظالم و جابر حکمرانوں کے خلاف آواز اٹھائی لیکن اتنا محتاط انداز اختیار کیا کہ کوئی یہ نہ سمجھ سکے کہ ظاہر بہ ظاہر بادشاہت کی مخالفت کی جارہی ہے۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:

"تقریباً پچاس سال پہلے جبکہ دینی اور مذہبی مسائل میں ہمارا معاشرہ فقط زہد اور عبادت کی قدروں کی جانب میلان رکھتا تھا، اس وقت آپ کہیں بھی جاتے تو دیکھتے کہ واعظ منبر پر بیٹھتا اور نہج البلاغہ میں سے پڑھ کر سناتا۔ وہ کیا پڑھتا رہا؟ سنئے! جو خطبے بالعموم پڑھے جاتے تھے ان کی تعداد مجموعی طور پر دس سے بیس تک تھی۔ یہ نہج البلاغہ کے وہ خطبے تھے جن کا تعلق زہد اور موعظت سے تھا۔ مثلاً:

"اے لوگو! یہ دنیا گزرگاہ ہے اور آخرت جائے قرار۔ اسی راہگور سے اپنی منزل کے لئے توشہ اٹھالو، جس کے سامنے تمہارا کوئی بھید چھپا نہیں رہ سکتا، اس کے سامنے پردے چاک نہ کرو۔ قبل اس کے کہ تمہارے جسم دنیا سے الگ کردئے جائیں، اپنے دل اس سے ہٹا لو۔ اس دنیا میں تمہیں جانچا جا رہا ہے لیکن تمہیں پیدا تو ایک دوسری جگہ کے لئے کیا گیا ہے۔ (خطبہ نمبر ۲۰۱)"۔

شہید مطہری فرماتے ہیں:

"اس طرح سو سال گزرنے کو آگئے لیکن اس طویل مدت میں شاید ایک شخص بھی ایسا پیدا نہیں ہوا تھا جو مالک اشتر کے نام امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان پڑھتا کہ جو اجتماعی اور سیاسی احکام کا ایک خزانہ ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ درحقیقت اس معاشرے کی روح ان چیزوں کی خواہش اور شوق نہیں رکھتی تھی۔ (انسان کامل صفحہ ۵۶)"

آگے چل کر آپ امیر المومنین علیہ السلام کے ایک اور خطبہ کا ایک حصہ نقل فرماتے ہیں :

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو کئی موقعوں پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس قوم میں پاکیزگی نہیں آسکتی جس میں کمزوروں کو کھل کر طاقتوروں سے حق نہیں دلایا جاسکتا۔ (نہج البلاغہ، عہد نامہ ۵۳، بنام مالک اُشتر)"

ملتِ اسلامیہ کو راہِ راست پر لانے کے لئے شہید مطہری نے ایک "کامل انسان" کی ضرورت پر زور دیا جو قوم کو غلامی کی زنجیروں سے نجات دلا سکے۔ ملت کو شوق شہادت دلانا بھی نہایت ضروری تھا کیونکہ کوئی انقلاب بغیر جان کا نذرانہ دئے تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ ترغیبِ شہادت کے سلسلے میں آپ فرماتے ہیں:

"اگر کوئی شخص موت سے نہ ڈرے تو اس کی زندگی سراسر بدل جاتی ہے۔ چنانچہ عظیم اور بہت ہی عظیم انسان وہ ہوتے ہیں جو موت کا سامنا کرتے وقت انتہائی دلاوری کے ساتھ اور اس سے بھی بڑھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ موت کو گلے لگاتے ہیں، لیکن اس موت کو جو خودکشی نہ ہو بلکہ کسی ہدف کی خاطر ہو کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ تبلیغ حق اور فرض کی ادائیگی میں شہادت خوش آئندہ ہے۔ امام حسین علیہ السلام کا رشاد ہ:

"میری نظر میں یہ موت خوش نصیبی ہے اور ظالموں کے ساتھ رہنا ایک اذیت ہے" انسان کامل صفحہ ۱۶۴)

شید مطہری کی ایک اور کتاب اسرارِ نہج البلاغہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید کی تصانیف ایک خاص مشن کے تحت تھیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ آپ ملت اسلامیہ کو بیدار

کرنا چاہتے تھے تا کہ احساس خود ہی پیدا ہو۔ شہید مطہری انقلاب ایران کے بعد ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ زندہ رہے اور اپنے مشن کی تکمیل میں شہید ہوئے۔ اس مختصر عرصہ میں آپ نے جو خطبات دیئے ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اپنے مشن میں کامیاب ہوئے اور آپ کے کلام نے اثر دکھایا۔ (جاری ہے) ۲۳ ستمبر ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۴) آیئے عبادت کریں

آپ سب کو ماہِ رمضان المبارک، مبارک ہو۔ یہ عبادتوں کا مہینہ ہے۔ یہ مہینہ پچھلے سال میں کئے ہوئے گناہوں کی معافی مانگنے، دعائیں مانگنے، عبادت کرنے، خدمتِ خلق کرنے کا مہینہ ہے۔ اللہ کے حکم کے مطابق ہمارا ہر لمحہ، ہر سانس، ہر دن، ہر رات عبادت میں بسر ہونا چاہئے جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: **"میں نے جنات اور انسان کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے"**۔ (سورۃ الذاریات، آیت ۵۶)۔ اس آیہ مبارکہ سے سبق ملتا ہے کہ ہم جو کام بھی کریں صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے کریں اور ہمارا ہر کام عبادت میں شمار ہو۔ خود سوچیئے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم ہر وقت معروف عبادات یعنی "نماز" روزہ، "حج" وغیرہ بجالاتے رہیں اور اس دنیا کے سارے کاموں کو چھوڑ دیں؟ نہیں! ایسا نہیں ہے۔ ہمیں کلام پاک کو پڑھنا ہوگا اور معلوم کرنا ہوگا کہ آیا معروف عبادات کے علاوہ باقی سب کام بھی عبادت میں شامل ہیں یا نہیں۔

نماز کو ہی لیجئے۔ الحمد شریف (سورۂ فاتحہ) نماز کا دل ہے جس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔ ہم نماز کو "بسم اللہ" سے شروع کرتے ہیں تا کہ جو کام ہم کرنے والے ہیں وہ اللہ کے نام سے، اللہ کی مرضی کے مطابق کیا جائے۔ "الحمد للہ رب العالمین" کہتے ہیں، یعنی ہر وہ نعمت جو ہمیں ملی ہے اس کا شکر ادا کیا جائے۔ صرف اور صرف اللہ کی "حمد" کی جائے جو "رب العالمین"، یعنی عالمین کا پالنے والا ہے۔ ہم اللہ کے علاوہ کسی کو رب نہ مانیں۔ "الرحمٰن

الرحیم'' کہتے ہیں اور یہ اقرار کرتے ہیں کہ کسی بھی صورت میں اللہ ہمارے اوپر ظلم نہیں کرسکتا۔ ہم ہی نہیں بلکہ دنیا میں جتنے بسنے والے ہیں خواہ وہ مسلمان ہوں، عیسائی ہوں، یہودی ہوں، ہندو ہوں یا لامذہب ہوں، اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ''رب'' کی حیثیت سے ہر ایک کو پالتا ہے، یعنی اس کے رزق کا انتظام کرتا ہے۔ ہوا، پانی، سورج چاند ہر چیز سے ہر فردِ بشر کو نوازتا ہے اور ہر ایک پر ''رحم'' کرتا ہے۔ ہم ''ایاک نعبد وایاک نستعین'' کہتے ہیں یعنی ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے (تیری) مدد مانگتے ہیں''۔ آیت کے اس حصے سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت صرف اللہ کے لئے ہے۔ یعنی ہم اس کے غلام، نوکر، عبد، بندے ہیں اور اپنے آقا کے علاوہ ہمیں زیب نہیں دیتا کہ ہم کسی اور سے مدد مانگیں ۔ذرا سوچئے کہ اگر آپ کسی کے ملازم ہیں اور اپنے افسر کے علاوہ کسی اور سے جاکر کہیں کہ میں فلاں شخص کا ملازم ہوں، اس کا کام کرتا ہوں، لیکن میری ضروریات کو آپ پورا کردیں، تو سوچیئے کہ آپ کے EMPLOYER کا کیا رویہ ہوگا۔ یہی بات قابلِ غور ہے۔ آپ اپنی ہر ضرورت یہاں تک کہ جوتی کے ایک تسمے کی بھی ضرورت ہو تو اس کے لئے بھی اللہ سے ہی رجوع کریں (حدیث)۔ ''الحمد شریف'' کے باقی حصہ میں اللہ سے ہدایت کی درخواست کی گئی ہے ''کہ اے اللہ ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرما تا رہ'' اور دعا کی گئی ہے کہ ''اے اللہ ہمیں اُن حضرات کے راستے پر چلا'' جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے نعمتیں نازل کیں ہیں ان کا راستہ نہیں جن پر غضب نازل ہوا، یا وہ بھٹکے ہوئے ہیں''۔ یہ راستہ لازمی طور پر صاحبانِ کردار، متقی، پرہیزگار، نمازی، اور دنیا کے لئے ROLL MODEL یعنی قابل تقلید لوگوں (انسانوں) کا ہوگا۔ قرآن کی رو سے ظالموں کے راستے کو صحیح راستہ نہیں کہا جاسکتا ،اور جو پیشوا یا لیڈر، کافروں، مشرکوں، شرابیوں، زانیوں، ظالموں، جابروں کے راستہ پر چل رہے ہیں انھیں اپنا قائد نہیں مانا جاسکتا اور ان کے احکام غیر شرعی پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔ ہم صرف اور صرف ان حضرات کی پیروی کرسکتے ہیں جو باکردار ہوں اور قرآن کو مانتے ہوں اور اس پر مکمل طور پر چلنے کے لئے آمادہ ہوں، رسول اکرم ﷺ کے فرمودات پر ایمان و یقین رکھتے

ہوں اور سیرتِ رسول اکرم ﷺ اور شعارِ آئمہ معصومین علیہم السلام پر چلنا اپنا شعار بناتے ہوں۔

اب ذرا "روزہ" کی عبادت کو لیجیے۔ کیا سارے دن بھوکا رہنے کا نام روزہ ہے؟ کیا رمضان میں ہمیں اور مہینوں کے علاوہ زیادہ بہتر غذا کھانا چاہیے اور زیادہ کھانا چاہیے؟۔ کیا رمضان کا استقبال افطار اور سحری کی خریداری اور عید منانے کے انتظامات سے کرنا چاہیے۔؟ نہیں۔ بلکہ ہمیں مجبور و بے کس انسانوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

مومنین کرام! ذرا اپنے چوتھے امام یعنی امام زین العابدین علیہ السلام جو عبادت گزاروں کی زینت کہلاتے ہیں، ان کی دعا "دعائے استقبال ماہِ رمضان" (صحیفہ کاملہ) کا مطالعہ کیجیے۔ میں اس دعا کے صرف عربی زبان میں ثواب کی نیت سے پڑھنے کو نہیں کہہ رہا ہوں۔ گزارش ہے کہ اس دعا کو ایک حکم امام کی حیثیت سے بامعنی پڑھیے اور دیکھیے کہ امام علیہ السلام ہمیں ماہِ رمضان میں کیا کیا عبادتیں بجالانے کی تعلیم دے رہے ہیں۔

امام زین العابدین علیہ السلام کی اس "دعائے استقبال ماہ رمضان" کے منظوم ترجمہ کے چند اشعار پیش رہا ہوں جن میں واضح طور پر اس ماہِ مبارک کے احکام دیئے گئے ہیں۔

حمد اے ربّ جہاں تیرا کرم ہر آن ہے
ماہِ رمضاں بھی خداوندا ترا احسان ہے
رکھی ہے اللہ نے یہ عظمتِ ماہِ صیام
سب مہینوں میں جو شے جائز ہے، اس میں ہے حرام
ایک شب اس ماہ کی رکھی گئی ہے باوقار
اس کی قدر و منزلت، جیسے مہینے ہوں ہزار
آیا قرآنِ مبیں میں لیلۃ القدر اس کا نام
روحِ اقدس اور فرشتے اس میں لاتے ہیں پیام
عزت و حرمت کو ہم اس ماہ کی سمجھیں عظیم

ساری ممنوعات سے رکھ دور ہم کو اے رحیم
ہم عزیزوں سے صلہ رحمی سے پیش آیا کریں
جو بھی ہمسائے ہیں ہم سے فیض ہی پایا کریں
عدل اور انصاف ہر ظالم سے اپناتے رہیں
دشمنوں سے بھی مروت اپنی دکھلاتے رہیں
جب مہینہ ختم ہو تو بارِ عصیاں بھی ہو دور
عفو ہو جائیں خطائیں اور ملے دل کو سرور
اس مہینہ بھر عبادت میں ہمیں مشغول رکھ
اور اطاعت اپنی اس عاصی کا بھی معمول رکھ
ایسے لوگوں میں تو شامل کر ہمیں پروردگار
جو یقیناً جنت الفردوس کے ہیں ورثہ دار
نیکیوں میں پہل جو کرتے ہوں ان میں ہو شمار
پیش رہتے ہوں بھلائی میں جو اے پروردگار
رحمتیں یارب محمدؐ اور ان کی آل☆ پر
فضل و بخشش اور رحمت ہو ہمارے حال پر
تو جو کرنا چاہتا ہے، کرتا ہے پروردگار
ساجدِ عاصی پہ رحمت کی نظر اے کردگار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿۱۵﴾ انسان کی خلقت کا مقصد

ایک ذی ہوش انسان ایسا کام نہیں کرتا جس کا کوئی مقصد نہ ہو۔ مکان رہنے کے لئے بنایا جاتا ہے، کپڑا پہننے کے لئے، گندم کھانے کے لئے، اور اسی طرح ہر شے کی وجہ خلقت ہوتی

ہے۔اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو انسان کی غذا کے لئے اور سواری کے لئے پیدا کیا(۔۔۔۔)،سورج کو اس زمین کے رہنے والوں کے لئے فائدہ مند بنایا(۔۔۔)۔ذرا سوچیئے اگر سورج اس دنیا سے ختم ہو جائے تو کیا کوئی زندگی باقی رہ سکتی ہے۔جب عقل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بغیر وجہ خلقت کے کوئی چیز نہیں بنائی جاتی اور کوئی کام نہیں کیا جاتا،تو یہ کیسے ممکن تھا کی خالق کائنات جو منبع علم و دانش ہے،علیم و خبیر ہے،انسان کو بغیر کسی مقصد کے خلق فرماتا۔اللہ تعالیٰ نے انسان اور جنات کی وجہ خلقت خود کلام پاک میں یوں فرمائی ہے"وما خلق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(:"میں نے جنات اور انسان کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے"۔(سورۂ الذاریات،آیت ۵۶)

۔تخلیق انسانی کے مقاصد کے متعلق ارشاد الٰہی ہے

"الذی،،،۔۔۔۔۔۔۔۔جس نے موت اور زندگی کو خلق کیا تا کہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرتا ہے(ملک ۲۰)

تخلیق انسانی کا یہ مقصد بھی نہیں کہ انسان پیدا ہو کر اللہ کی مدد کریں اور اس کی ضروریات کو پورا کریں۔ارشادِ الٰہی ہے:

"میں ان سے یہ نہیں چاہتا کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں،،،،،،،،،بلکہ"اللہ ہی ہے جو کل انسانوں کو روزی دیتا ہے اور صاحبِ قدرت ہے"،،،،،،،،،

ایک اور مقام پر انسان کی وجہ خلقت اللہ تعالیٰ نے اپنا رحم و کرم بتائی ہے۔ارشاد ہوتا ہے:

"اگر تیرا پروردگار چاہتا تو تمام لوگوں کو امت واحدہ قرار دیتا،مگر وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیاں گے،سوائے ان کے جن پر تیرا پروردگار رحم کرے"(ہود ۱۱۸،۱۱۹)۔اس آیت کے مطابق تمام وہ انسان جو امت میں ہیں اور اختلاف نہیں کرتے ان کی خلقت کا مقصد اللہ کا رحم ہے۔

(۱۶) دعوتِ اتحاد

ہم سب مسلمان ہیں۔شیعہ اور اہل سنّت والجماعت دونوں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خمس، جہاد سب احکام پر یقین رکھتے ہیں اور کسی نہ کسی صورت میں سب فرائض ادا کرتے ہیں ۔اصول دین بھی قریب قریب سب کے ایک ہیں۔عدل اور امامت پر ضرور اختلاف ہے لیکن یہ اختلاف اس قابل نہیں کہ ایک دوسرے کو کافر ٹھہرایا جائے۔امام کا ماننا قرآن کی رو سے ضروری ہے(یوم ندع ،،،،،،،)۔شیعہ حضرات علیؑ وفاطمہ کی اولاد میں سے گیارہ اماموں کواور حضرت علیؑ کو پہلا امام مانتے ہیں جبکہ اہلسنّت والجماعت اپنے چار اماموں میں سے کسی ایک کی پیروی کرتے ہیں۔سمجھ میں نہیں آتا کہ ملتِ اسلامیہ میں یہ اختلافات کیسے پڑ گئے۔

ذرا غور کیجئے۔فروئی اختلافات ایک طرف، یہ جھگڑا صرف اور صرف حکومت کا ہے۔کیا اس میں کوئی شک کی گنجائش ہے کہ حضور کے وصال کے بعد چار خلفاء بنے (خواہ کسی بھی صورت سے انتخاب یا NOMINATION ہوا ہو۔تاریخی حقیقت اپنی جگہ ہے۔کیا اپنے اپنے زمانہ میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی خلیفہ یعنی HEAD OF ASLAMIC STATE نہیں تھے۔کیا کوئی اس حقیقت کو جھٹلا سکتا ہے۔ان چاروں خلفاء کو لوگوں نے اپنا حاکم بنایا اور قبول کیا یا نہیں؟ کیا جس طرح پہلے تین خلفاء نے جنگیں لڑیں اسی AUTHORITY کے تحت حضرت علی نے جنگیں نہیں لڑیں۔حکومتی سازشوں کو ایک طرف رکھ کر اگر دیکھا جائے تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے حتی المقدور کوشش کی کہ ملتِ اسلامیہ میں اتفاق و اتحاد رہے۔یہی وجہ ہے کہ آج تک سب ملتِ اسلامیہ حضرت علی علیہ السلام کو برحق خلیفہ مانتی ہے اور ان کے سب احکام کی قدر کرتی ہے۔ہاں! جب اسلام کے قوانین میں تبدیلیاں آنا شروع ہو گئیں اور پانی سر سے اونچا ہو گیا اور یزید ابن معاویہ جیسے فاسق وفاجر نے امام حسین سے بیعت طلب کی تو نواسۂ رسول اس پر تیار نہ ہوئے اور شہادت کا جام نوش فرمایا۔امام حسین علیہ السلام کے اس

اقدام کو ساری ملت اسلامیہ نے ہی نہیں بلکہ دنیا کی سب قوموں کے سراہا اور آج تک دنیا اس اقدام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔کون ہے جو امام حسین کے اس اقدام یعنی جام شہادت نوش کرنے کو اسلام میں افتراق و نفاق کا باعث بتائے؟ تاریخ بتاتی ہے کہ امام حسین علیہ السلام ،امام حسن علیہ السلام یا حضرت علی علیہ السلام نے کسی فرقہ کی بنیاد نہیں ڈالی۔تاریخ سے معلوم کرنا چاہیئے کہ اسلام میں فرقہ بندی کس نے شروع کی۔میرے ناقص علم میں چاروں خلفاء میں سے کسی نے کوئی فرقہ نہیں بنایا۔سب امت مسلمہ کے فرد تھے اور اسلام کی یکجہتی کے علم بردار تھے۔

قرآن کے مطابق یوم حشر ہر ایک اپنے امام کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ہر ایک نے اپنے امام یعنی پیشوا کے ساتھ اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔کسی نے خوب لکھا ہے:

رکھتا جو دوستی کسی سے ہوگا

لکھا ہے کہ حشر اس کا اسی سے ہوگا

اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ آپ اپنے اماموں کے بتائے ہوئے اصولوں پر چل رہے ہیں یا اسلام سے بے بہرہ برائے نام کے مسلمان حاکمان وقت کے غیر اسلامی احکام کی پیروی کر رہے ہیں۔کیا ہمیں آج تک کوئی ایسا پیشوا ملا ہے جس کے ساتھ ہم محشور ہونے پر فخر کر سکیں۔

﴿۱۷﴾ فضیلتِ ماہِ رمضان المبارک

قرآن واحادیث کی روشنی میں

فضائل ماہِ رمضان اور قرآن

۱۔ماہِ مبارکِ رمضان میں ہم نے قرآن کو نازل کیا جو انسانوں کے لیئے ھدایت ہے۔(البقرہ،آیت ۱۸۵)

فضائل ماہِ رمضان اور حدیث

۱۔حضرت رسول خدا ﷺ جب آخری عشرے میں (ماہِ رمضان المبارک) میں ہوتے تو مسجد میں اعتکاف فرماتے،آپؐ کے لئے اونی قبہ تیار کیا جاتا،آپ ﷺ کمر کس لیتے اور اپنا بستر لپیٹ دیتے (امام جعفر صادقؑ ،اقوال معصومینؑ ،ح ۹۳۰)

۲۔اگر بندے کو معلوم ہو جائے کہ ماہِ رمضان میں کیا برکات ہیں تو وہ اس بات کو

دوست رکھے گا کہ تمام سال ہی ماہِ رمضان رہے،
(رسول اکرم ﷺ، اقوال معصومین، ح ۴۱۰)

۳۔ بد بخت ہے وہ انسان جو اس عظیم مہینہ میں اللہ تبارک تعالیٰ کی مغفرت سے محروم رہ جائے،
(رسول اکرم ﷺ، اقوال معصومینؑ، ح ۴۱۱)

۴۔ بدن کی زکوٰۃ جہاد اور روزے ہیں (حضرت علی علیہ السلام، اقوال معصومینؑ، ح ۴۲۱)

۵۔ روزہ ڈھال ہے جب تک اسے توڑا نہ جائے، (میزان الحکمت ح ۹۲۳۴)

۶۔ گرمیوں میں روزہ رکھنا جہاد ہے، (ہدایت متقین، ح ۲۳۸)

۷۔ سردیوں کے روزے بلا مشقت پاکیزہ کمائی ہے (وسائل، جلد ۷، ح ۳۰۲)

۸۔ جب رمضان آتا ہے تو کھل جاتے ہیں دروازے جنت کے اور بند ہو جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور زنجیروں میں کس دئے جاتے ہیں شیاطین (صحیح مسلم، جلد ۲، ص ۶۵، ہدایت متقین، ح ۲۴۱)

۹۔ جس نے ایمان اور ثواب کی نظر سے رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے اگلے گناہ بخش دئے جائیں گے اور جس نے ایمان اور ثواب کی نظر سے شب قدر میں قیام کیا تو اس کے بھی اگلے گناہ بخش جائیں گے (ہدایت متقین، ح ۲۴۲)

۱۰۔ اگر تم میں کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے کرے۔ اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے
(حضور اکرم ﷺ احسن الاحادیث، ح ۶۶۴)

۱۱۔ جس نے روزے میں بھول کر کھایا پیا وہ روزہ نہ توڑے۔ اس نے جو کھایا پیا وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رزق ہے
(حضور اکرم ﷺ، احسن الاحادیث، ح ۶۶۵)

۱۲۔ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے گھر والوں کو جگایا کرتے تھے۔ (حضرت علی علیہ السلام، احسن الاحادیث، ح ۶۶۸)۔

۱۳۔ جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا روزہ دار کو اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔
(حضور اکرم ﷺ، احسن الاحادیث، ح ۶۶۹)

۱۸ انسان اور احادیثِ رسولِ مقبول ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام زمانوں اور مکانوں کو بنانے والا اور ہمارا پیدا کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ضابطۂ حیات بھیجا تا کہ ہم اپنی زندگی اللہ کی مرضی اور حکم کے مطابق گزار سکیں ۔اس ضابطۂ حیات کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک اپنی کتابوں اور صحیفوں میں محفوظ کیا۔ ہمارے پیارے نبی رسول اکرم ﷺ جو اللہ کے آخری نبی ہیں اور جن کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا، پر قرآن کریم نازل فرمایا جو آپ کی حیات طیبہ سے لے کر آج تک اور آج سے تا قیام قیامت انسانوں کے لئے اللہ کا بھیجا ہوا ضابطۂ حیات اور قانون ہے۔تمام ذی ہوش انسانوں پر واجب ہے کہ اس کے احکام پر مکمل طور پر عمل کریں، زندگی کا ہر پہلو قرآن کے عین مطابق ہو اور انسان کا کوئی عمل قرآن کے خلاف نہ ہو۔

قرآن مجید جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے کے ذریعہ رسول مقبول ﷺ پر نازل کیا ،اس کو ہم تک ہمارے پیارے نبیؐ نے پہنچایا۔اس کتاب میں لکھے ہوئے احکامات کو سمجھنے کے لئے صرف ایک ذاتِ سرور کائنات ہے جو اس کتاب کا صحیح مفہوم سمجھا سکتی ہے۔اسی مفہوم و مطلب وتشریح کو حدیثِ رسول کہتے ہیں ۔ہم کتابِ الٰہی کے احکامات حدیثِ رسول کی مدد کے بغیر مکمل طور پر سمجھ نہیں سکتے ۔کیا قرآن میں نماز پڑھنے کا طریقہ لکھا ہوا ہے۔ہم کس طرح کھڑے ہوں ،کیسے رکوع کریں، کیسے سجدہ کریں ،رکوع و سجود میں کیا پڑھیں ،وغیرہ وغیرہ۔ **''اعتقادات، ''عبادات'' اور'' معاملات''** کے متعلق حضور سرور کائنات کی احادیث اسلام کی مستند کتابوں میں موجود ہیں ۔پیدائش سے لے کر مرنے تک اور موت کے دن سے لے کر یوم آخرت تک جتنے مسائل پیش آتے ہیں ہر ایک کے متعلق احادیثِ رسول مقبول ﷺ موجود ہیں ۔ ہر کلمہ گو یعنی'' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کہنے والے کے لئے ضروری ہے کہ احادیثِ رسول مقبول ﷺ کا مطالعہ کرے اور اپنے اعمال وافعال کو سیرتِ رسول مقبول ﷺ کے مطابق ڈھالے۔

ملتِ اسلامیہ کے ہر فرد کے لئے لازم ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ کی سیرتِ پاک پر چلے اور اپنا وقت، اپنی دولت، اپنی اولاد غرضیکہ اپنی ہر چیز ملتِ اسلامیہ کے لئے وقف کردے جس طرح حضور ﷺ نے وقف کردی تھی۔ ایک دین دار اور صالح معاشرے کا قیام ہی ملت اسلامیہ کی بقا کی ضمانت ہے۔ کب تک مسلمان قوم آپس میں سر بہ گریباں رہے گی اور کافروں مشرکوں کو موقع فراہم کرتی رہے گی کی آپس کے اختلاف کی آڑ میں حکومت کئے جائیں، ایک کے بعد ایک ملک پر حملہ کرتے رہیں اور مسلمانوں کے قدرتی ذخائر پر قبضہ کرتے رہیں۔ وقت آگیا ہے کہ مسلمان اپنی آنکھیں کھول لیں۔

اللہ سے دعا ہے ہر مسلمان کو توفیق حاصل ہو کہ وہ دین اسلام کی مدد کرے

(۱۹) جھوٹ اور اس کے نقصانات

اللہ کا شکر و احسان ہے کہ ہماری نئی نسل اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد میں بہت سی ایسی برائیاں پائی جاتی ہیں جن کا تعلق اخلاق سے ہے۔ ان برائیوں میں جھوٹ بولنا ایک بہت بُری عادت ہے۔ ہمارے پیارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ نے چالیس برس تک اپنے بلند اخلاق سے لوگوں پر اپنا اعتماد قائم کیا۔ جب ہر ایک آپ ﷺ کو "صادق و امین" کہنے لگا تو آپ ﷺ نے اللہ کا بھیجا ہوا پیغام لوگوں کو پہنچایا۔ کسی فردِ بشر میں یہ ہمت نہ ہوئی کہ آپ ﷺ کو جھوٹا کہتا۔ ہٹ دھرمی کی وجہ سے کچھ لوگوں نے اسلام قبول نہیں کیا لیکن کوئی یہ نہ کہہ سکا کہ حضور ﷺ نے کبھی جھوٹ بولا ہو۔ اس مختصر پیغام میں حکم قرآن اور آپ ﷺ کی چند احادیث پیش کی جارہی ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ جھوٹ بولنا کتنا بُرا ہے اور سچائی کی کتنی ضرورت ہے۔ کلام پاک سے جھوٹ اور اس کے نقصانات پر چند آیات اور چند احادیث پیش کی جاتی ہیں:

گواہی سچی دی جائے

اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ کیلئے سچی گواہی دو، خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر، تو اللہ ان کا خیر خواہ ہے، تو تم خواہشِ نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا اگر تم پیچ دار (گھما پھرا کر یعنی جھوٹی) شہادت دو گے یا (شہادت سے) بچنا چاہو گے تو

(جان رکھو کہ) اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ سورۂ نساء آیت ۱۳۵
جھوٹی گواہی دینے والے کو یوم قیامت ایسی حالت میں محشور کیا جائے گا کہ وہ اپنی زبان کو نکال کر جہنم کی آگ میں یوں ڈالے گا جسطرح کتا اپنی زبان نکال کر برتن میں ڈالتا ہے۔ (حدیث رسول مقبول ﷺ: میزان الحکمت، حدیث ۹۷۲۲)

جھوٹ سے بچو

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی ابن حسین علیہ السلام نے اپنی اولاد سے کہا: کذب (جھوٹ) سے بچو، خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، معقول بات چیت ہو یا دل لگی، کیونکہ جب آدمی چھوٹے جھوٹ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے تو بڑے بڑے جھوٹ بولنے لگتا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی ہمیشہ سچ بولتا ہے تو اللہ اس کو صدیق لکھتا ہے اور جب ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے تو کذاب لکھتا ہے"۔
(حدیث رسول مقبول ﷺ، اصول کافی ج ۴، ص ۲۹۷، ح ۲)

سچائی میں برکت

سچائی میں برکت اور جھوٹ میں نحوست ہے۔ (حدیث رسول مقبول ﷺ، میزان الحکمت، حدیث ۱۰۱۰۸)

جھوٹی قسم

حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جھگڑوں میں اللہ کی جھوٹی قسم کھاتا ہے بہت جلد اس کا بھرم کھل جاتا ہے اور وہ اپنی قسم کے خلاف اظہار کر دیتا ہے۔ (حدیث رسول مقبول ﷺ، اصول کافی، جلد ۴، ص ۲۴۶، ح ۳)

۲۰ امانت اور خیانت

امانت داری قرآن کی روشنی میں

حضور سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے کردار سے لوگوں پر ثابت کر دیا تھا کہ آپ ﷺ امین ہیں اور کبھی خیانت نہیں کرتے۔ اسلام کی تعلیم ہے کہ کسی بھی حالت میں

خیانت جائز نہیں۔ انسان اپنا وقار کھو دیتا ہے جب لوگوں پر یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ خائن ہے۔ لوگ اس پر اعتماد کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ قارئین کے لئے خیانت اور اس کے نقصانات کے متعلق قرآن پاک کی چند آیات پیش کی جاتی ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہر مسلمان امانت دار ہو اور خیانت کا مرتکب نہ ہو۔

امانت اور انصاف

اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں اُن کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بیشک اللہ سنتا اور دیکھتا ہے۔ سورۂ نساء آیت ۵۸

خائن اور خیانت

اور جو لوگ اپنے ہم جنسوں کی خیانت کرتے ہیں اُن کی طرف سے بحث نہ کرنا کیونکہ اللہ خائن اور مرتکب جرائم کو دوست نہیں رکھتا۔

سورۂ نساء آیت ۱۰۷

امانت میں خیانت

اے ایمان والو! نہ تو اللہ اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔ سورۂ انفال آیت ۲۷

امانت داری

(یوسف نے کہا کہ میں نے) یہ بات اس لئے (پوچھی ہے) کہ عزیز کو یقین ہو جائے کہ میں نے اُس کی پیٹھ پیچھے اُس کی (امانت میں) خیانت نہیں کی اور اللہ خیانت کرنے والوں کی تدبیر چلنے نہیں دیتا۔ سورۂ یوسف آیت ۵۲

پاک بازی اور امانت

اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں سے کہ (ان کے پاس جانے پر) انہیں کچھ ملامت نہیں۔ اور جو لوگ اسکے سوا اور کے خواستگار ہوں وہ حد سے نکل جانے والے ہیں۔ اور جو اپنی امانتوں اور اقراروں کا پاس کرتے ہیں۔ سورۂ معارج آیت ۲۹ تا ۳۲۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿۲۱﴾ امانت اور خیانت

حدیث رسول مقبول ﷺ کی روشنی میں

حضور سرور کائنات محمد مصطفی ﷺ نے اپنے کردار سے لوگوں پر ثابت کردیا تھا کہ آپ ﷺ امین ہیں اور کبھی خیانت نہیں کرتے۔ اسلام کی تعلیم ہے کہ کسی بھی حالت میں خیانت جائز نہیں۔ انسان اپنا وقار کھو دیتا ہے جب لوگوں پر یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ خائن ہے۔ لوگ اس پر اعتماد کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ قارئین کے لئے خیانت اور اس کے نقصانات کے متعلق چند احادیث رسول ﷺ پیش کی جاتی ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہر مسلمان امانت دار ہو اور خیانت کا مرتکب نہ ہو۔

برکت اٹھنے کے اسباب

چار چیزیں ایسی ہیں جن میں سے ایک بھی اگر کسی گھر میں داخل ہو جائے تو اسے تباہ و برباد کر دیتی ہے اور وہ گھر برکت سے کبھی آباد نہیں ہو سکتا: ۱: خیانت، ۲: چوری، ۳: میخواری اور ۴: زنا۔ (میزان الحکمت، حدیث ۵۲۷۶، بحار الانوار ج ۷۵ ص ۱۷۰)

خیانت

جو شخص کسی مسلمان کے اہل و عیال میں اور مال میں خیانت کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔ (میزان الحکمت، حدیث ۵۲۸۰، بحار الانوار ج ۷۵ ص ۱۷۲)

خیانت اور جہنم

دھوکا، فریب اور خیانت جہنم میں (لے جاتے) ہیں۔ (میزان الحکمت، حدیث ۵۲۸۱، مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۵۰۵)

راز فاش کرنا

اپنے کسی بھائی کے راز کو فاش کرنا (بھی) خیانت ہے۔ اس سے اجتناب کرو۔ (میزان الحکمت، حدیث ۵۳۰۰، بحار الانوار ج ۷۷ ص ۸۹)

علم کی خیانت

علم کے بارے میں ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کرو کیونکہ تم میں سے کسی کی

اپنے علم کے بارے میں خیانت، مال کی خیانت سے بدتر ہے۔ (میزان الحکمت، حدیث ۵۳۰۷، بحار الانوار ج ۲ ص ۶۸)

امانت میں خیانت

حضورؐ نے لوگوں کے مالوں میں خیانت کرنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ جو کوئی کسی کی امانت میں خیانت کرے اور اس کے مالک کو واپس نہ دے یہاں تک کہ موت آجائے تو وہ شخص ہماری ملت کے سوائے دوسرے دین پر مرا اور قیامت کے دن خدائے تعالیٰ اس سے خشمناک ہوگا

(تہذیب الاحکام صفحہ ۵۹۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۲ انفاق (اللہ کی راہ میں خرچ کرنا)

قرآن وحدیث کی روشنی میں

اللہ نے جو کچھ انسان کو دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں خرچ کرنا انفاق کہلاتا ہے ۔سورۂ بقرہ، پارہ نمبر ۱، آیت نمبر ۱ تا ۳ میں اللہ فرماتا ہے:

''الم۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں کچھ بھی شک نہیں، پرہیزگاروں کی رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں''

اس کے علاوہ بھی قرآن میں حکم انفاق (۷۲) مقامات پر آیا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خرچ کریں؟ اس بات کا جواب قرآن میں سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۱۹ میں ملتا ہے۔ کسی مسلمان کے سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے کہلواتا ہے:

''اور یہ راہ خدا میں خرچ کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں، تو کہہ دیجیے کہ جو بھی ضرورت سے زیادہ ہو۔ خدا اس طرح اپنی آیات کو واضح کر کے بیان کرتا ہے کہ شاید تم فکر کرسکو''

انفاق کرنے، یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے امیر وغریب کا کوئی فرق نہیں۔ ہر شخص نعمات الٰہی میں سے جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا اس کا نعم البدل دنیا و

آخرت دونوں میں ملے گا۔

رسول پاک محمد مصطفیٰ ﷺ اور آئمہ معصومین علیہم السلام نے متعدد مقامات پر لوگوں کو انفاق کرنے کی تعلیم دی ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ ایک جگہ فرماتے ہیں: "قیامت کے دن آگ تین گروہوں سے بات کرے گی:

(۱) اہل اقتدار (۲) علماء (۳) دولت مند۔

اہل اقتدار سے کہے گی، تمہیں خدا نے اقتدار دیا تھا لیکن تم نے عدل سے کام نہیں کیا۔ یہ کہہ کر آگ انھیں اس طرح سے نگل جائے گی جیسے پرندہ تلوں کے دانوں کو نگل جاتا ہے۔ اس کے بعد علماء سے کہے گی، تم نے ظاہراً تو اپنے آپ کو بہت اچھا بنا رکھا تھا لیکن تم اللہ کی نافرمانی کرتے تھے۔ یہ کہہ کر آگ انھیں بھی نگل جائے گی۔ پھر دولت مندوں سے کہے گی، خدا نے تمہیں بہت سے وسائل عطا کیے تھے اور تم سے چاہا تھا کہ ان میں سے کچھ مال خرچ (انفاق) کرو لیکن تم نے بخل سے کام لیا۔ یہ کہہ کر انھیں بھی نگل جائے گی۔ (سفینۃ البحار جلد ۱، صفحہ ۳۰)

کلام پاک میں جگہ جگہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن مال جمع کرنے کا کہیں حکم نہیں۔ مال جمع کرنے کی مذمت میں کئی مقام پر کلام پاک میں مذمت کی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

"ایمان والو! نصاریٰ کے بہت سے علماء اور راہب، لوگوں کے اموال کو ناجائز طریقہ سے کھا جاتے ہیں اور لوگوں کو راہِ خدا سے روکتے ہیں۔ اور جو لوگ سونے اور چاندی کا ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتے۔ پیغمبر، انھیں دردناک عذاب کی بشارت دے دیں (التوبہ آیت ۳۴)

میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! حکم خدا اور رسول ﷺ کے مطابق، اپنی ضرورت سے زیادہ مال، غذا، کپڑے، اپنا فارغ وقت، اللہ کی راہ میں خرچ کیجیے اور انسان کی فلاح و بہبود کے لئے کام کیجیے۔ کنجوسی چھوڑ دیجیے اور سخاوت اپنائیے، سودی کاروبار سے اجتناب کیجیے۔ اپنی آخرت کے لیئے اپنے ہاتھوں سے راہِ خدا میں انفاق کیجیے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے:

"زندگی میں اپنے ہاتھ سے کھجور کی ایک گٹھلی دینے کا ثواب اس سے زیادہ ہے کہ مرنے کے بعد اس کے ورثاء کوٹھری بھر کھجوریں اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔

۲۳۔ عزاداری سیّد الشہداؑ اور ہم

آیئے اپنا جائزہ لیں

۱۔ کیا آپ کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ہوتا ہے؟

۲۔ کیا آپ ماہِ محرم الحرام سالانہ تقریب (رسم) کی حیثیت سے مناتے ہیں؟

۳۔ کیا آپ مجالس عزا میں جناب فاطمہ زہراؑ کو ان کے بیٹے کا پرسہ دینے کی غرض سے شرکت کرتے ہیں؟

۴۔ کیا مجلس عزا میں شرکت کے لئے عزاداروں جیسے کپڑے پہنتے ہیں؟

۵۔ کیا محرم کا مہینہ آنے سے دو ہفتہ قبل آپ کی مستورات محرم میں پہننے کے لئے خاص طور پر کپڑے سلواتی ہیں؟

۶۔ کیا اعزا کے گھر سالانہ مجلس عزا میں صرف عزیز داری کی وجہ سے شرکت کرتے ہیں؟

۷۔ کیا آپ صرف ان مجالس میں شرکت کرتے ہیں جن کے بانیان آپ کے گھر مجلس میں آتے ہیں؟

۸۔ کیا آپ کی خواہش ہوتی ہے کہ آپ کی سالانہ مجلس میں ایسا ذاکر پڑھے جس کے پڑھنے پر زیادہ سے زیادہ واہ واہ ہو؟

۹۔ کیا آپ کی کوشش ہوتی ہے کہ آپ کی مجلس کا تبرک آپ کے اعزا کی مجلس کے تبرک سے بہتر ہوتا کہ آپ کی تعریف کی جائے؟

۱۰۔ کیا کبھی آپ نے محسوس کیا کہ عام طور پر مجالس ایسے وقت پر رکھی جاتی ہیں کہ مغرب کی نماز کا وقت درمیان میں آجائے اور فضیلت کا وقت گزر جائے؟

۱۱۔ کیا آپ کے گھر صرف حلیم یا کسی اور طعام کی نذر ہوتی ہے تا کہ اعزا کے مقابلہ میں جواباً لوگوں کو بلایا جائے اور ذکرِ حسین مظلوم برائے نام بھی نہیں ہوتا؟

۱۲۔ کیا کبھی آپ نے سوچا کہ مجالس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر، حمد وثنا، قیامت کا بیان، فشار، حشر، نشر وغیرہ کا بالکل تذکرہ نہیں ہوتا؟ کیا آپ اس بات سے متفق ہیں کہ مقصدِ قیامِ امام حسین علیہ السلام کا ذکر اب مجالس میں برائے نام رہ گیا ہے؟

۱۳۔ کیا آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ ہماری مجالس میں حضور سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کا تذکرہ، آپؐ کے فضائل، آپؐ کے معجزات، آپؐ کے فرمودات، آپ کی احادیث بالکل نہیں سنائی

جاتیں، یا برائے نام سنائی جاتی ہیں؟
۱۴۔حضور ﷺ نے ہدایت کا سلسلہ شروع کیا تھا، اور آپ بعد نماز منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتے تھے، کیا آج ہمارے خطیب منبر رسول مقبول ﷺ کو اسی طرح ہدایت کے لئے استعمال کررہے ہیں؟
۱۵۔کیا آپ اس سے متفق ہیں کہ ذاکری کو ایک پیشہ کی حیثیت دے دی گئی ہے اور بعض ذاکرین کرام معاوضہ طے کر کے مجلس پڑھتے ہیں جبکہ قرآن اس Spirit کے خلاف ہے؟
۱۶۔کیا آپ کے علم میں ہے کہ تبلیغ دین کے لئے اجرت لینا منع ہے۔کیا آپ کی نظر سے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی گزری ہیں؟

"اے میری قوم میں اس سمجھانے پر تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتا، میری مزدوری تو بس اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے" (سورہ ھود، آیت ۵۱)، اور آیات (سورہ ھود، آیت ۲۹)، (سورہ شعراء آیت ۱۰۹)، (سورۂ سبا آیت ۴۷)، (سورۂ ص، آیت ۸۶)۔

۱۷۔اللہ تعالیٰ نے سورہ شوریٰ آیت نمبر ۲۳ کے تحت اجر رسالت مودت اہلبیتؑ کی حیثیت سے طلب کیا ہے نہ کہ درہم ودینار۔
۱۶۔کیا اس بات کو آپ پسند کرتے ہیں کہ ذاکر گھما پھرا کر ایسی بات ضرور کرے جس سے واہ واہ ہو اور عام مسلمانوں کے احساسات کو ٹھیس پہنچے؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ عزاداری سیّد الشہداء کے ذریعہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد واتفاق ہو؟

﴿۲۴﴾ وداعِ ماہِ رمضان المبارک

(امام زین العابدینؑ کی صحیفہ کاملہ کی دعا نمبر ۴۵ پر مبنی پیغام

(پیغام نمبر ۲۳ مورخہ ۲ نومبر ۲۰۰۵ء مطابق ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔حمد وثنائے پروردگار اور محمد وآلِ محمد پر درود وسلام کے بعد!
امام زین العابدین ؑ کی دعائے وداعِ ماہ رمضان کے چند جملے پیش کیئے جاتے ہیں:
۱۔بارگاہِ رب میں تم سچے دل سے توبہ کرو اور گناہوں کی مغفرت کرواؤ۔
۲۔اے اللہ! تو ہمارے نور کی تکمیل فرما اور ہماری مغفرت کرنے میں تعجیل فرما۔

۳۔(قرآن) جو بھی بندہ میرے پاس ایک نیکی لے کر آئے گا وہ اس کا دس گنا اجر پائے گا۔ جو برائی کرے گا وہ اس برائی کے برابر بدلہ پائے گا"

۴(قرآن) جو راہِ حق میں انفاق کرے گا، ایسا ہے اس نے ایک بیج بو دیا جس میں سے اجر کی بالیاں نکلیں گی اور ہر بالی میں سو دانے ہوں گے۔

۵(قرآن) فرمایا! تم میرا ذکر کرتے رہو میں تمہارا ذکر کروں گا، یعنی تمہیں یاد رکھوں گا۔(قرآن) فرمایا! خدا کو کون ہے جو قرض دے اور اس کا قرض اس کے قرض سے زیادہ واپس ملے۔

۶۔(قرآن) فرمایا! تم شکر کرو میں (تمہاری توفیقات میں) اضافہ کردوں گا۔

۶۔(قرآن) میرے بندو تم دعا مانگا کرو، میں قبول کروں گا۔ دعا مانگنا عبادت ہے۔ دعا ترک کر دینا تکبر کی نشانی ہے۔

۷۔ یا اللہ! تیری حمد و ثنا ہم کرتے رہیں تب تک جب تک لفظ حمد کے معنی برقرار رہیں،

۸۔ یا اللہ! تیرا کرم کہ ہمیں روزوں کی سعادت مل گئی اور راتوں کو عبادت کرنے کی ہمیں توفیق حاصل ہوئی۔

۹۔ یا اللہ! ہمیں یقین ہے کہ تجھ سے جو سوال بھی کیا جائے تو رد کرنے والا نہیں۔

۱۰۔ یا اللہ! ہم ماہِ رمضان المبارک کو اس طرح وداع کر رہے ہیں جیسے اپنے محبوب کی جدائی کے وقت اس کو وداع کیا جاتا ہے۔

۱۱۔ یا اللہ! یہ ماہِ رمضان المبارک کا احسان ہے کہ شیطان ملعون اب ہم سے دور ہو گیا ہے۔

۱۲۔ اے ماہِ رمضان المبارک! تجھ پر سلام! تو برکتیں لایا، گناہ محو کر دیے، بھلائی کے چشمے پھوٹے، تیری برکت سے ہمیں شب قدر میسر ہو گئی۔

۱۳۔ اے ماہِ رمضان المبارک! تیری فضیلت پر سلام، تیرا احسان کہ اللہ نے ہمیں عزت و شرف بخشا۔

۱۵۔ یا اللہ! ہم گنہگار ہیں اس کا ہمیں اقرار ہے اور تجھ سے معافی کی درخواست کرتے ہیں۔

۱۶۔ یا اللہ! ہمیں توفیق دے کہ جب تک ہم زندہ رہیں عبادت کا حق ادا کرتے

رہیں۔

۱۷۔ یا اللہ محمد آل محمد ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ **اللھم صل علی محمد و آل محمد**

۱۸۔ یا اللہ ہم میں اپنی رحمت اور فضل و کرم نازل فرما اور ہمیں سب گناہوں سے محفوظ رکھ۔ **اللھم صل علی محمد و آل محمد**

۱۹۔ یا اللہ! ماہ رمضان المبارک ہم سے جدا ہو گیا اور یوم عید الفطر آ گیا، اب ہمارے ظاہری اور باطنی گناہوں کو معاف فرما دے۔ **اللھم صل علی محمد و آل محمد**

۲۰۔ اے اللہ! تیرے جس بندے نے اس ماہِ مبارک کو خاص اہتمام کے ساتھ گزارا اور تو نے اس کی دعاؤں کو قبول کیا، اسی طرح ہماری دعائیں بھی قبول فرما۔ **اللھم صل علی محمد و آل محمد**

۲۱۔ یا اللہ! عید الفطر ہم منائیں گے۔ ہر مسلمان کے لئے یہ مسرت کا دن ہے، ماہِ مبارک رمضان میں جو گناہ ہم سے سرزد ہوئے ہم اس کی توبہ کرتے ہیں اور تجھ سے گزارش ہے کہ ہماری توبہ کو قبول فرما۔ **اللھم صل علی محمد و آل محمد**

۲۲۔ یا اللہ! ایسے توبہ کرنے والوں میں ہمارا شمار کر جن کی توبہ تو نے قبول کی ہو۔ **اللھم صل علی محمد و آل محمد**

۲۳۔ یا اللہ! آج تک جو مومنین و مومنات گزرے ہیں ان سب کے گناہوں کو بخش دے۔ **اللھم صل علی محمد و آل محمد**

۲۴۔ یا اللہ! جیسا درود تو فرشتوں اور نیک سرشتوں پر بھیجتا ہے ویسی ہی رحمتیں محمد آل محمد پر ناز فرما۔ **اللھم صل علی محمد و آل محمد**

۲۵۔ یا اللہ! تو عالمین کا رب ہے، ہم پر ایسی رحمتیں نازل فرما جس سے ہماری سب دعائیں قبول ہو جائیں، تیری اعلیٰ برکتوں کا نزول ہو، تو سب عطا کرنے والوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔ ہم اپنی اپنی رحمتیں نازل فرما۔ آمین۔ **اللھم صل علی محمد و آل محمد۔**

پیغام نمبر ۵ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۵ احادیثِ رسولِ مقبولؐ

(ادارہ فروغ تعلیماتِ آئمہؑ کی کتاب "احسن الاحادیث" سے منتخب احادیث)

فضیلتِ رسولِ مقبولؐ

۔ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی۔ انہوں نے ابن ابی نجیح سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے ابو معمر سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے کہا، چاند آنحضرتؐ کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا تھا۔ آنحضرتؐ نے (لوگوں نے) فرمایا، دیکھو! گواہ رہنا۔ (صحیح البخاری، باب المناقب، ج ۲، ح ۸۳۷)

فضیلتِ حضرت علی علیہ السلام

۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے، انہوں نے سلمہ بن اکوع سے۔ انہوں نے کہا، جنگ خیبر میں حضرت علیؑ آشوب چشم کی وجہ سے آنحضرتؐ کے پیچھے رہ گئے تھے پھر دل میں کہنے لگے بھلا میں رسول اللہ کو چھوڑ کر رہ جاؤں، وہ نکل کھڑے ہوئے، اور آنحضرتؐ سے مل گئے، جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ نے خیبر فتح کرادیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا، میں کل صبح سرداری کا جھنڈا ایسے شخص کو دونگا یا سرداری کا جھنڈا ایسا شخص سنبھالے گا، جس سے اللہ اور رسولؐ محبت کرتے ہیں یا یوں فرمایا، وہ اللہ اور رسولؐ سے محبت کرتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھ خیبر فتح کروادیگا۔ ہم لوگوں کو امید نہ تھی کہ حضرت علیؑ آجائیں گے، صبح کو کیا دیکھتے ہیں، وہ موجود ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا، یہ علیؑ آن پہنچے، آپؐ نے ان کو جھنڈا دیا، اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح کرادیا۔ (صحیح البخاری، باب المناقب، ج ۲، ح ۸۹۸)

فضیلتِ جنابِ فاطمہ علیہ السلام

۔ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عینیہ نے، انہوں نے عمر بن دینار سے، انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے، انہوں نے مسور بن مخرمہ سے آنحضرتؐ نے فرمایا، (فاطمہ میرا ایک ٹکڑا) جگر گوشہ ہے جو شخص اس کو ناحق غصہ دلائے۔ اس نے مجھ کو غصہ دلایا۔ (صحیح البخاری، باب المناقب، ج ۲، ح ۹۰۸)

حسنین علیہم السلام کے لئے دعائے رسول مقبول

۔ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے منہال بن عمرو سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے لیے ان کلموں سے پناہ ڈھونڈتے تھے فرماتے تھے تمہارے دادا ابراہیم اسماعیل اور اسحاق کے لیے انہیں کلموں سے پناہ ڈھونڈا کرتے تھے وہ کلمے یہ ہیں اعوذ بکلمات اللہ التامہ من کل شیطان وھامہ ومن کل عین لامہ۔

فضیلتِ امام حسن علیہ السلام

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، کہا ہم سے ابوموسیٰ نے، انہوں نے حسن بصریؒ سے، انہوں نے ابوبکر صحابی سے سنا، انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے منبر پر سنا اور امام حسنؑ کی طرف، آپ فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں ملاپ کرادے۔ (صحیح البخاری، باب المناقب، ج۲، ح ۹۳۳)

فضیلتِ امام حسین علیہ السلام

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے، کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے، کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے سنا، کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا ان سے ایک (عراق والے) شخص (نام نامعلوم) نے پوچھا، شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پوچھا اگر احرام والا شخص مکھی کو مار ڈالے عبداللہ نے کہا (واہ اچھے رہے) عراق والے مکھی کو مار ڈالا وہ کیسا ہے یہ پوچھتے ہیں اور آنحضرتؐ کے نواسے سے امام حسینؑ کو انہوں نے (بے تکلف) مار ڈالا (اللہ کا کچھ ڈر نہ کیا) حالانکہ آنحضرتؐ نے ان دونوں نواسوں کی نسبت فرمایا تھا یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔ (صحیح البخاری، باب المناقب، ج۲، ح ۹۴۰)

اتحاد بین المسلمین کے سلسلے میں اہل السنت والجماعت کی مستند ترین کتاب صحیح البخاری (ترجمہ علامہ وحید الزماں، حذیفہ اکیڈمی، اردو بازار لاہور) سے چند احادیث پیش خدمت میں۔ تمام اہل اسلام کو ان احادیث کو پڑھ کر یقین ہو جانا چاہئے کہ اہل السنت آئمہ علیہم السلام کی اتنی ہی قدر کرتے ہیں جتنی اور سب مسلمان کرتے ہیں۔ محبت اہلبیت سب مسلمانوں کے دین کا حصہ ہے۔ دشمنان اہلبیت علیہم السلام سے مسلمانوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

﴿۲۶﴾ راہِ الٰہی میں شہادت کی فضیلت

ایک مومن کیلئے سب سے بڑی سعادت شہادت پانا ہے۔ شہیدِ راہِ خدا کے لئے اللہ کا ارشاد ہے:

"اور جو لوگ راہِ خدا میں شہید کیے گئے انہیں ہرگز مُردہ نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے ہاں سے روزی پاتے ہیں"

(آل عمران آیت ۱۶۹)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے انہیں کبھی مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم (ان کی حقیقت کا) شعور نہیں رکھتے" (البقرہ آیت ۱۵۴)

شہادت کی فضیلت میں بے شمار احادیثِ نبوی ﷺ ملتی ہیں۔ شہادت گناہ کا کفارہ ہے، حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں

"شہادت ہر گناہ کا کفارہ ہے سوائے قرض کے"

(کنز العمال حدیث ۱۱۰۹۸)۔

امام المتقین حضرت علی ؑ نے شہادت سے اپنے عشق کے متعلق فرمایا ہے "بلا شبہ قتل ہونا عزت کی موت ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابن ابو طالب کی جان ہے، بستر پر اپنی موت مرنے سے جو اطاعتِ الٰہی میں نہ ہو، تلوار کے ہزار وار کھانا مجھے آسان ہے۔"

(شرح اول ص ۳۰۶)

حضورِ اکرم اپنے شوقِ شہادت کے متعلق فرماتے ہیں "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، مجھے یہ بات پسند

ہے کہ میں راہ خدا میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں (کنزالعمال جلد ۴، ح ۱۰۵۶۴)۔ شہادت کی موت ایک نہایت باعزت موت ہے۔ اس سلسلہ میں حضور ﷺ فرماتے ہیں "باعزت ترین موت شہادت کے طور پر قتل ہونا ہے (بحار الانوار، جلد ۱۰۰، ص ۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۷ گناہانِ کبیرہ، قرآن کی روشنی میں

ایک مرتبہ شخص عمر بن عبید بصری امام جعفر صادق - کی خدمت میں آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا اور امام - کے سامنے اس آیت کی تلاوت کی وَ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ (وہ لوگ جو گناہان کبیرہ اور فواحش سے بچتے ہیں) سورہ شوریٰ آیت ۳۷، اس کے بعد خاموش ہو گیا۔ آپ - نے کہا خاموش کیوں ہو گئے۔ اس نے کہا چاہتا ہوں کہ گناہان کبیرہ کی نشان دہی قرآن سے کر دیں، آپ - نے فرمایا اچھا سنو:

۱۔ شرک: سب سے بڑا گناہ شرک ہے۔ چنانچہ اللہ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰهُ النَّارُ ...... (جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے تو اللہ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے اور اس کی بازگشت جہنم ہے۔ (سورۂ مائدہ آیت ۷۲)

۲۔ اللہ کی رحمت سے مایوسی: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جانا ایک گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو اس لئے کہ اللہ کی رحمت سے صرف کافر ہی نا امید ہوتے ہیں۔ (سورۂ یوسف، آیت

۳۔اللہ کے حیلوں سے خود کو محفوظ سمجھ لینا: چنانچہ اللہ ارشاد فرماتا ہے:

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۟ اللہ کے

حیلوں سے محفوظ سمجھنے والے صرف وہی لوگ ہیں جو گھاٹا اٹھانے والے ہیں۔(سورۂ اعراف آیت ۹۹)

۴۔والدین کی نافرمانی: والدین کی نافرمانی گناہِ کبیرہ ہے۔ناخلف اولاد عاق ہو جاتی ہے اور والدین جب تک معاف نہ کریں عاق رہتی ہے اور عاق شدہ اولاد کو اللہ نے جبار شقی کہا ہے؛ چنانچہ اللہ ارشاد فرماتا ہے:

وَّ بَرًّاۢ بِوَالِدَتِيْ ۡ وَ لَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا (اللہ نے مجھے اپنی والدہ کا فرمابردار بنایا مجھے سرکش و نافرمان نہیں بنایا۔(سورۂ مریم، آیت ۳۲)

۵۔قتل انسان: بغیر کسی خطا اور وجہ کے اگر کوئی شخص کسی کو قتل کردے تو وہ جہنم کا حق دار بن جاتا ہے۔چنانچہ اللہ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا(۹۳)،،،،،،(اس کی جزا جہنم ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔(سورۂ النساء، آیت ۹۳)

۶۔زنا کا الزام لگانا: پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا بہت بڑا گناہ ہے۔چنانچہ اللہ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۠ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ جو لوگ پاک دامن بے خبر اور ایمان دار عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت اور ان پر بڑا سخت عذاب ہوگا۔(سورۂ نور، آیت ۲۳)

۷۔یتیموں کا مال کھانا: یتیموں کی نگہداشت اور ان کے مال کی نگرانی کے سلسلہ میں اللہ نے صاف طور پر حکم صادر فرمایا ہے اور یتیموں کا مال ناجائز کھانے کی سخت مذمت کی ہے، ارشاد ہوتا

ہے:

اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ؑ (اور وہ لوگ جو یتیموں کا مال ناحق چٹ کر جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور عنقریب جہنم داخل ہوں گے۔ (سورۂ النساء آیت ۱۰)

۸۔ جہاد فی سبیل اللہ سے فرار: مسلمانوں پر جہاد فی سبیل اللہ فرض ہے۔ اگر جہاد کا شرعاً حکم دیا جائے تو ہر صحت مند انسان کو اس میں شرکت کرنا واجب ہے۔ جو لوگ بہانہ بنا کر جہاد سے جی چراتے ہیں ان کے متعلق اللہ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ (اور جو اُس دن پیٹھ دکھائے گا سوائے اس کے جو جنگ کے لئے پہلو بدلتا یا کسی اور دستے کی طرف جگہ پکڑتا ہو تو وہ یقیناً اللہ کے غضب میں آ گیا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ (سورہ الانفال، آیت ۱۶)

۹۔ سود کھانا: آج کے زمانے میں سود کو حلال بنانے کے مختلف حیلہ اور بہانے بنائے جا رہے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ مالی نظام کو چلانے کے لئے سود ضروری ہے۔ اگر سود کی لعنت کو جو یہودیوں نے عام کی ہے ختم کر دیا جائے اور اسلام کا نظام زکوٰۃ شروع کر دیا جائے تو ہمارے ملک میں کوئی ہاتھ پھیلانے والا نہ ملے اور صدقہ و خیرات لینے والا کوئی نظر نہ آئے۔ سود حرام تھا، حرام ہے اور حرام رہے گا۔ اس سلسلے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ (جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت میں کھڑے نہ ہو سکیں گے مگر اس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔ (سورۂ البقرہ آیت ۲۷۵)

۱۰۔ جادو کرنا۔ سحر اور جادو کی اللہ نے سخت ممانعت کی ہے اور جادو کرنا قطعاً حرام ہے۔ اس سلسلے میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰاهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ (وہ یقیناً جان چکے ہیں کہ جو شخص ان برائیوں کا خریدار ہوا وہ آخرت میں بے نصیب ہے۔(سورۂ البقرہ آیت ۱۰۲)

۱۱۔ زنا: انسان اور حیوان میں ایک خاص فرق یہ ہے کہ حیوان جوان ہو کر اپنے رشتوں کی تمیز نہیں رکھتا۔ جنسی تعلقات معاشرہ کی بقا کی ضمانت ہیں۔ آج کل جن معاشروں میں رشتوں کی تمیز ختم ہو گئی ہے وہ خاص خاص بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں اور ان کی آبادی ختم ہو رہی ہے۔ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ مغربی قوموں میں سے اکثر قومیں ختم ہو جائیں گی۔ ایسا صرف اس لئے ہو گا کہ زنا عام ہو چکا ہے۔ زنا کی مذمت میں اللہ ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا (۶۸) یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا (اور جو کوئی یہ کام کرے گا وہ سزا پائے گا۔ قیامت کے لئے اس کا عذاب دوگنا کر دیا جائے گا۔ اور وہ ذلیل ہو کر ہمیشہ اس میں رہے گا۔(سورۂ فرقان، آیت ۶۸، ۶۹)

۱۲۔ جھوٹی قسم کھانا: عام طور پر جھوٹی قسم کا استعمال لوگوں کی زمینوں کو غصب کرنے اور ناجائز طور پر دوسروں کا مال ہتھیانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ (اور بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں پر تھوڑی قیمت لیتے ہیں ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔(سورۂ آل عمران آیت ۷۷)

۱۳۔ خیانت: انسان کی شرافت کی پہچان اس کا امین ہونا ہے۔ حضور ﷺ سرور کائنات نے اعلان نبوت سے پہلے اپنے کردار سے ثابت کیا کہ آپ امین تھے۔ وہ کافر و مشرک جو آپ ﷺ کے دشمن تھے وہ بھی آپ ﷺ کے پاس اپنی امانتیں رکھواتے تھے۔ جب آپ ﷺ نے ہجرت فرمائے تو تمام امانتیں حضرت علی - کے سپرد کیں اور حکم دیا کہ ہر ایک کی امانت اس کو واپس کر دی جائے۔ خیانت کی مذمت میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور جو خیانت کرے وہ قیامت کے دن اس چیز کو لائے گا جو اس نے خیانت کی ہوگی۔(سورہ آل عمران آیت ۱۶۱)

۱۴۔ منکرِ زکوٰۃ ۔کلام پاک میں زکوٰۃ کا حکم ۳۲ مقامات پر آیا ہے۔اسلامی معاشرے کی بقا کے لئے اور ایک اسلامی حکومت کو چلانے کے لئے اللہ نے زکوٰۃ کو فرض کیا ہے۔جو زکوٰۃ کو نہ مانے اس کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔اس سلسلہ میں ارشادِ الٰہی ہے:

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ پھر اس سے ان کی پیشانیاں ان کے پہلو اور انکی پیٹھیں داغی جائیں گی۔(سورہ توبہ آیت ۳۵)

۱۵۔ جھوٹی گواہی اور شہادت کو چھپانا۔ ہر باضمیر انسان کا فرض ہے کہ جب موقع آئے صحیح اور سچی گواہی دے تا کہ انصاف ہو سکے۔گواہی نہ دینا اور جھوٹی گواہی دینا دونوں گناہانِ کبیرہ میں شامل ہیں۔دیکھا گیا ہے کہ لوگ اپنی جان کے خوف کی وجہ سے گواہی نہیں دیتے اور مجرم عدالت سے بری ہو جاتے ہیں۔ایسے مجرم بری ہو کر معاشرہ میں دوبارہ خرابیاں ڈالنا شروع کر دیتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ گواہی چھپانا بھی گناہِ کبیرہ ہے۔ارشادِ خداوندی ہے:

وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ اور خبردار گواہی کو چھپانا نہیں کہ جو ایسا کرے گا اس کا دل گنہگار ہوگا اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔(سورۂ البقرہ آیت ۲۸۳)

۱۶۔ قطع رحم: قطع رحم کی مذمت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ (۲۵) جن کے لئے لعنت ہے اور آخرت میں ان کے لئے خرابی ہے

(سورۂ رعد آیت ۲۵)

(۲۸) شرک

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرک کیا ہے؟

مسئلہ شرک وہ مسئلہ ہے جس کا ذکر قرآن میں کم از کم ۷۹ مرتبہ مختلف شکلوں مثلاً ''شرک''، مشرک، مشرکون وغیرہ ۔۔ آیا ہے۔ تمام پیغمبر اور اللہ کے بھیجے ہوئے نمائندے اسی مسئلہ شرک کو واضح کرنے اور بندوں کو توحید باری تعالیٰ کا پیغام پہنچانے اور شرک کی نفی کرنے کے لئے آئے۔ قرآن پاک کے مطابق ہر گناہ قابل معافی ہے سوائے ''شرک'' کے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اکثر لوگ کم علمی اور خصوصاً قرآن سے لاتعلقی کی وجہ سے ''شرک'' اور ''توحید باری تعالیٰ'' کا صحیح طور پر ادراک نہ کر سکے اور ہر وہ فعل اور ہر وہ بات جو خود کو ناپسند ہوئی یا اپنے بزرگوں سے جسے سنا ہے، شرک کا فتویٰ لگا دیا۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اس جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے معصوم جانیں جا رہی ہیں اور اعلان حق کرنے والے لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ اس کی معمولی سی مثال قبور اعزا پر جا کر فاتحہ پڑھنا ہے، جسے کچھ لوگ شرک میں شمار کرنے لگے ہیں۔ اس مختصر کتابچہ میں شرک اور توحید باری تعالیٰ کے متعلق آیات قرآنی اور احادیث پیش کی گئی ہیں۔ امید ہے کے قارئین کرام تعصب کی عینک اتار کر حق و صداقت جاننے، اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے اور اپنی عاقبت کو درست کرنے کا سامان بنائیں گے۔

شرک کے اہم سرچشمے

قرآن کے مطابق شرک کے اہم سرچشمے مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اوہام کی پیروی

۲۔ حسی میلان اور رغبت

۳۔ خیالی فوائد اور منافع

۴۔ اندھی تقلید

۵۔ استعمار

اب ہم ان شرک کے سرچشموں کے متعلق آیات قرآنی بغیر کسی توضیح و تشریح کے پیش کرتے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۲) (سورہ فاتحہ)

سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے

(۲) وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ (۱۱۷) مومنون

جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے اس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے بے شک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔

(۳) مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (۴۰) یوسف

اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے خود ہی گڑھ لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی، فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو، یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

(۴) وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ (۷۱) حج

اور یہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کر رہے ہیں جس کی کوئی خدائی دلیل نازل نہیں ہوئی نہ وہ خود ہی اس کا کوئی علم رکھتے ہیں، ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(۵) اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ وَ مَا يَتَّبِعُ

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ(٦٦) یونس

یادرکھو کہ جتنے کچھ آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں یہ سب اللہ ہی کے ہیں اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے شرکاء کی عبادت کررہے ہیں کس چیز کی اتباع کررہے ہیں، محض بے سند خیال کی اتباع کررہے ہیں اور محض اٹکلیں لگارہے ہیں

(٦) وَ مَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ(٣٦) یونس

اوران میں سے اکثر لوگ صرف گمان پر چل رہے ہیں۔یقیناً گمان، حق میں کچھ بھی کام نہیں دے سکتا یہ جو کچھ کررہے ہیں یقیناً اللہ کو سب خبر ہے۔

(٧) اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ مَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؕ(٢٣) النجم

دراصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ان کے لئے رکھ لئے ہیں اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔یہ لوگ تو صرف اٹکل کے اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور یقیناً ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے

(٨) اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ(٢٤) انبیاء

کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں، ان سے کہہ دو لاؤ اپنی دلیل پیش کرو۔یہ ہے میرے ساتھ والوں کی کتاب اور مجھ سے اگلوں کی دلیل، بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے اسی وجہ سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

شرک کا دوسرا سرچشمہ (حسّی میلان اور رغبت)

دلائل آجانے کے باوجود انسان اپنے حواس خمسہ سے حاصل ہونے والی معلومات کو عقلی دلائل پر فوقیت دیتا ہے۔ اسی باعث فراعین و مشرکین نے لوگوں کو ظاہری اور حسّی حربوں سے اپنا غلام بنائے رکھا اور خدائے واحد کی معرفت سے دور کر دیا۔ کبھی فرشتوں کے دیدار کی بات کی، تو کبھی خدا کے دیدار کا مطالبہ کیا۔ کبھی مکمل کتاب یکبارگی نازل کرنے کی درخواست کی تو کبھی باغات اور نہروں کے جال بچھانے کا مطالبہ کیا۔ دراصل خدا کی معرفت کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ اور جھوٹے خداؤں کی کرسی باقی رہنے کا ایک حربہ یہی حسّی میلان اور رغبت ہے۔ انسان کو ہر لحہ لامکان و لازمان خدائے بزرگ و برتر کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں قرآنی آیات پیش کی جاتی ہیں:

(۱) وَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَ عَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا (۲۱) فرقان

اور جنھیں ہماری ملاقات کی توقع نہیں انھوں نے کہا کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارے جاتے؟ یا ہم اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھ لیتے؟ ان لوگوں نے اپنے آپ کو ہی بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور سخت سرکشی کی ہے۔

(۲) يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَ اٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا (۱۵۳) نساء

آپ سے یہ اہل کتاب تقاضہ کرتے ہیں کہ آپ ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب لائیں، حضرت موسیٰؑ سے انھوں نے اس سے بہت بڑا مطالبہ کیا تھا کہ ہمیں کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کو دکھا دے، پس ان کے اس ظلم کے باعث ان پر کڑاکے کی بجلی آپڑی پھر باوجود یکہ ان کے پاس بہت دلیلیں پہنچ چکی تھیں انہوں نے بچھڑے کو اپنا معبود بنالیا، لیکن ہم نے یہ بھی معاف فرما دیا اور ہم نے موسیٰ کو کھلا غلبہ (اور صریح دلیل) عنایت فرمائی

(۳)وَ قَالَ فِرْعَوْنُ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِىْ ۚ فَاَوْقِدْ لِىْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّىْ صَرْحًا لَّعَلِّىْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَ اِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ (۳۸) قصص

اور فرعون کہنے لگا اے درباریو! میں تو اپنے سوا کسی کو تمہارا معبود نہیں جانتا۔ سن اے ہامان! تو میرے لئے مٹی کو آگ سے پکوا پھر میرے لئے ایک محل تعمیر کر تو میں موسیٰ کے معبود کو جھانک لوں اسے میں تو جھوٹوں میں سے ہی گمان کرتا ہوں۔

(۴)وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا (۹۰) اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا (۹۱) اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِىَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا (۹۲) اسراء

انھوں نے کہا کہ ہم آپ پر ہرگز ایمان لانے کے نہیں تا وقتیکہ آپ ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ جاری نہ کردیں۔ یا خود آپ کے لئے ہی کوئی باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور اس کے درمیان آپ بہت سے نہریں جاری کر دکھائیں۔ یا آپ آسمان کو ہم پر ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرادیں جیسا کہ آپ کا گمان ہے یا آپ خود اللہ تعالیٰ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کریں۔

شرک کا تیسرا سرچشمہ (خیالی فوائد اور منافع)

خدا سے ہٹ کسی اور کی ولایت قبول کرنا اور ان سے فائدے کی امید رکھنا، انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات سے دور کر دیتا ہے اور اسے شرک کی گہرائیوں میں دھکیل دیتا ہے۔ اس کے متعلق قرآنی آیات پیش خدمت ہیں:

(۱)وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَ لَا

فِى الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (۱۸) یونس

اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمینوں میں وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے۔

(۲) وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ (۷۴) یٰسین

اور وہ اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بناتے ہیں تا کہ وہ مدد کیے جائیں۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا (۸۱) مریم

انھوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں کہ وہ ان کے لئے باعث عزت ہوں۔

(۴) اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ۬ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ (۳) زمر

خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرادیں یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا (سچا) فیصلہ اللہ خود کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ راہ نہیں دکھاتا۔

شرک کا چوتھا اور پانچواں سرچشمہ

(اندھی تقلید اور استعمار)

اندھی تقلید اور استعمار شرک کے اہم سرچشمے ہیں۔ اس کے متعلق آیات قرآنی پیش کی جاتی ہیں:

(۱) بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓی اُمَّۃٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِھِمْ مُّھْتَدُوْنَ (۲۲) وَ كَذٰلِکَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْھَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓی اُمَّۃٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِھِمْ مُّقْتَدُوْنَ (۲۳) زخرف

(نہیں نہیں) یہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک مذہب پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل کر راہ یافتہ ہیں۔ اسی طرح آپ سے پہلے بھی ہم نے جس بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے یہی جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر اور ایک دین پر پایا اور ہم تو انہی کے نقش پا کی پیروی کرنے والے ہیں۔

(۲) قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِیْنَ (۷۱) قَالَ هَلْ یَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ (۷۲) اَوْ یَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ یَضُرُّوْنَ (۷۳) قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ (۷۴) شعراء

انھوں نے جواب دیا عبادت کرتے ہیں بتوں کی، ہم تو برابر ان کے مجاور بنے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ سنتے بھی ہیں؟ یا تمہیں نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا یہ (ہم کچھ نہیں جانتے) ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو اسی طرح پایا۔

(۳) قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا وَ تَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِیَآءُ فِی الْاَرْضِ ۭ وَ مَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ (۷۸) یونس

وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو ہم کو اس طریقہ سے ہٹا دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اور تم دونوں کو دنیا میں بڑائی مل جائے اور ہم تم دونوں کو کبھی نہ مانیں گے۔

(۵) وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًی ۭ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ (۴۳) سباء

اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایسا شخص ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روک دینا چاہتا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ تو گھڑا ہوا جھوٹ ہے اور حق ان کے پاس آ چکا پھر بھی کافر یہی کہتے رہے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے

(۲۹) توحید باری تعالیٰ

ابھی تک آپ نے شرک کے متعلق آیات قرآنی اور ان کا مفہوم پڑھا۔ شرک سے اپنے وجود کو دور کرنے یعنی لا الہ کہنے کے بعد انسان توحید باری تعالیٰ کا اقرار کرتا ہے اور الا اللہ کہتا ہے۔ اب توحید باری تعالیٰ کی اقسام قرآن کی روشنی میں پیش کی جاتی ہیں۔ توحید کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ توحید ذات

۲۔ توحید صفات

۳۔ توحید عبادت

۴۔ توحید افعال

توحید اقسام

(۱)، (۲) توحید ذات وصفات

(۱) فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ مِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (۱۱) شوریٰ

وہ آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس کے جوڑے بنائے ہیں تمہیں ...اس میں پھیلا رہا ہے اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

(۲) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَ اِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۷۳) مائدہ

وہ لوگ بھی قطعاً کافر ہو گئے جنھوں نے کہا، اللہ تین میں کا تیسرا ہے دراصل سوا اللہ تعالیٰ کے

کوئی معبود نہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے، انہیں المناک عذاب ضرور پہنچے گا۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۱) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (۲) لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ (۳) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (۴) اخلاص

کلام حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ

وَ كَمَالِ الا اخلاص له نفی الصفات عنه، لشهادة كل صگة انها غير الموصوف، و شهادة كل موصوف انه غير الصفة، فمن وصف الله سبحانه فقد قرنه، و منقرعنه، فقد ثناه، ومن ثناه فقد جزاه و من جزاه فقد جهله

"کمال اخلاص یہ ہے کہ اس سے صفات کی نفی کی جائے کیونکہ ہر صفت شاہد ہے کہ وہ اپنے موصوف کی غیر ہے، ہر موصوف شاہد ہے کہ وہ صفت کے علاوہ کوئی چیز ہے۔ لہٰذا جس نے ذات الٰہی کے لئے صفات تسلیم کیں اس نے ذات کا دوسرا ساتھی مان لیا، جس نے اس کی ذات کو کوئی دوسرا ساتھی مان لیا اس نے دوئی پیدا کی، جس نے دوئی پیدا کی اس نے اس کے لئے جز بنا ڈالا اور جس نے اس کے لئے جز بنا ڈالا وہ اسے جان نہیں سکا"

امیر المومنین اس مختصر سی عبارت میں نہایت مدلل طریقے سے خداوند تعالیٰ سے نفی صفات جیسے ممکنات کی صفات جو زائد بر ذات ہیں، کے بعد واضح طور پر بیان فرماتے ہیں کہ جو خدا کی ایسی صفات کا قائل ہو وہ اسے قابل تقسیم یا مرکب تصور کرتا ہے اور یہ اس کی انتہائی جہالت اور معرفت سے دور ہونے کی علامت ہے

(۳) توحید در عبادت

(۱) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِىْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ (۳۶) نحل

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے

بچو۔ پس بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی، پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا۔

(۲) وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (۲۵) انبیاء

تم سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔

(۳) لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ (۵۹) اعراف

ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انھوں نے فرمایا اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے لائق نہیں، مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

(۴) اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ ۚ وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ (۳۱) توبہ

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنالیا ہے اور مریمؑ کے بیٹے مسیح کو حالانکہ انھیں صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے ان کے شریک مقرر کرنے سے۔

(۵) قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ (۵۶) انعام

آپ کہہ دیجئے کہ مجھے اس بات سے ممانعت کی گئی ہے کہ ان کی اتباع کروں جن کو تم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری خواہشات کی اتباع نہ کروں گا کیوں کہ اس حالت میں تو میں بے راہ ہو جاؤں گا۔

(۶) وَ اعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ (۹۹) حجر

اور اپنے رب عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے۔

(۷) وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۵ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ (۵) بینہ

انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیمؑ حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔

(۸) وَ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَ رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ط ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ (۳۶) مریم

میرا اور تم سب کا پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تم سب اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔

(۹) یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ (۵۶) عنکبوت

اے میرے ایمان لانے والے بندو! میری زمین بہت کشادہ ہے سو تم میری ہی عبادت کرو۔

(۱۰) وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ص وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ط یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ط وَ مَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (۵۵) نور

تم میں سے ان لوگوں نے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انھیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کرکے جما دے گا جسے ان کے لئے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے

ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔

(۱۱) وَ لَا يَامُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَامُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (۸۰) آل عمران

اور یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ تمہیں فرشتوں اور نبیوں کو رب بنا لینے کا حکم کرے، کیا وہ تمہارے مسلمان ہونے کے بعد بھی تمہیں کفر کا حکم دے گا۔

(۱۲) لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ (۱۸) رعد

جن لوگوں نے اپنے رب کے حکم کی بجا آوری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور جن لوگوں نے اس کی حکم برداری نہ کی اگر ان کے لئے زمین میں جو کچھ ہے سب کچھ ہو اور اسی کے ساتھ ویسا ہی اور بھی ہو تو وہ سب کچھ اپنے بدلے میں دے دیں۔یہی ہیں جن کے لئے برا حساب ہے اور جن کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے

(۱۳) لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (۵۹) اعراف

ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انھوں نے فرمایا! اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے قابل نہیں، مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

وہابی مکتب کی شرک آمیز توحید

حجاز کے موجودہ وہابی حکمران، محمد بن عبدالوہاب کے پیرو کار ہیں کہ جس نے اپنے افکار و نظریات ،ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحمید دمشقی (متوفی ۷۲۸ھ) سے اخذ کئے ہیں۔

محمد بن عبدالوہاب نے ۱۱۶۰ھ سے ۱۲۰۶ھ (اپنے سال وفات تک) کے درمیان عرصہ میں مختلف مقامات کے رئیسوں اور قبائلی سرداروں کے تعاون سے خانہ بدوش عربوں میں تعصبات کی آگ بھڑکائی اور ان کے انبوہ کثیر کی مدد سے اپنے مخالفوں کو زیر کیا۔اس طرح وہ حکومت پر دسترس حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔لیکن اس مقام تک پہنچنے کے لئے اس نے حجاز و بیرون حجاز میں ہزاروں مسلمانوں کو بے دریغ قتل کر دیا۔

اس شخص کے مرنے کے بعد اس کے پیروکار حجاز سے اُٹھ کر عراق پر چڑھ دوڑے اور کربلا تک جا پہنچے۔وہ عید غدیر کا دن تھا۔اس لئے کربلا میں عام تعطیل تھی اور وہاں کے لوگ نجف اشرف گئے ہوئے تھے۔وہابی حملہ آوروں نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور فصیل توڑ کر اس مقدس شہر میں داخل ہو گئے اور وہاں قتل و غارت کا بازار کر دیا۔انھوں نے پانچ ہزار مومنین کو قتل کیا،مرقدِ امام حسینؑ سے قیمتی تبرکات اُٹھالئے،کھڑکیاں دروازے اکھاڑ دئے اور عام لوگوں کے گھر لوٹتے ہوئے پلٹ گئے۔

پھر ۱۳۴۴ھ کا نامبارک سال آیا کہ جس میں ان وہابی حکمرانوں نے حجاز میں تمام مزارات مسمار کر دئے جن میں اہل بیت رسولؐ،اصحابِ نبیؐ اور دیگر بزرگواروں کے مزرات شامل ہیں۔انھوں نے صرف نبی اکرمؐ کا روضۂ پاک باقی رہنے دیا شاید اسے جمہور مسلمین کے خوف سے مسمار نہیں کر سکے)

وہابیوں کی واضح صفات میں تعصب،تیز مزاجی،سخت دل،ظاہر بینی اور ضدیت شامل ہے۔لیکن اس کے باوصف وہ خود کو توحید کے محافظ اور موحدِ خالص قرار دیتے ہیں۔اپنی اس خود ساختی توحید پرستی کے نتیجہ میں وہ شفاعت،زیارتِ قبور اور بزرگانِ اسلام کو وسیلہ تقرب الٰہی سمجھنے کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔لہٰذا مسلمانوں کی بڑی اکثریت یعنی (شیعہ و سنی) ان کے عقائد کی تغلیط کرتے بلکہ کبھی کبھی ان کو کفر سے بھی نسبت دیتے ہیں (دیکھئے اہل سنت کے عالم کی کتاب ”الوہابیہ فی نظر علماء المسلمین“)

اس گروہ کے عقائد و اعمال پر بحث کرنا ہمارے موضوع سے خارج ہے،یہاں ہم اتنی ہی گفتگو کریں گے جو توحید عبادت سے تعلق رکھتی ہے۔

وہ کہتے ہیں: کسی شخص کو یہ حق نہیں کہ پیغمبر اسلام سے شفاعت طلب کرے،کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے خدا کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو (لا تدعو مع اللہ احدا“)

”الہدیۃ السنیہ“ کا وہابی مولف لکھتا ہے،جو شخص انبیاء اور فرشتوں کو اپنے اور خدا کے درمیان واسطہ بنائے وہ کافر و مشرک ہے اور اس کا خون و مال مباح ہے،اگر چہ وہ شہادتین کا قائل

اور نماز وروزہ کا پابند ہو (الہدیۃ السنیہ، صفحہ ٦٦)

انبیاء وائمہ اور صالحین کا وسیلہ پکڑنے اور ان کے مزارات کی زیارت کے بارے میں بھی وہ ایسا ہی نظریہ رکھتا ہے۔

ان سطح بین وہابی لوگوں سے ایک بڑی غلطی سرزد ہوئی ہے کہ وہ اس دنیا کے موجودات کے اثر وتاثیر کو مستقل سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ انہیں خدا کی توحید افعالی اور توحید عبادی کے مقابل تصور کر لیتے ہیں۔ جبکہ یہ طرز فکر بذات خود شرک کے حکم میں داخل ہے۔

موحد کامل کی نظر میں مستقل اور قائم بالذات صرف وجود خدا ہے اور دیگر بھی موجودات (جو ممکن ہیں) اسی سے وابستہ ہیں جیسے آفتاب کی شعائیں آفتاب ہی کا وجود ہیں اور اس سے الگ نہیں ہیں۔ کیونکہ ان میں استقلال نہیں، یہ اپنے وجود وبقا میں آفتاب کی محتاج ہیں اور اسی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسی طرح ہر موجود اور جو کچھ وہ رکھتا ہے یہ اسے خدا ہی سے ملا ہے کہ وہی ذات مسبب الاسباب ہے اور جملہ لا موثر فی الوجود الا اللہ کے معنی بھی یہی ہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم اسباب کو سببیت سے الگ کر دیں یا ان نے استقلال کے قائل ہو جائیں، ان میں کوئی صورت بھی درست نہیں ہے۔ چنانچہ پیغمبر اکرم جو شفاعت کریں گے وہ خدا کے اذن واجازت سے ہوگی، جیسا کہ قرآن کہتا ہے: "ما من شفیع الا من بعد اذنہ" (یونس ۲)

اسی طرح حضرت عیسیٰ مُردوں کو زندہ کرتے تھے، پیدائشی نابینوں کو بینائی دیتے تھے اور لاعلاج بیماروں کو شفا بخشتے تھے تو وہ خدا کے اذن وحکم ہی سے یہ کام انجام دیتے ہیں۔ یعنی میں خدا کے اذن سے نابیناؤں کو بینا، برص زدوں کو شفایاب اور مُردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ وَ اُبۡرِئُ الۡاَکۡمَهَ وَ الۡاَبۡرَصَ وَ اُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰهِ (آل عمران ۴۹)

پھر اگر حضرت سلیمانؑ کے وزیر آصف بن برخیا کہ جس کے متعلق قرآن کہتا ہے: الذین عندہ علم من الکتاب، یعنی وہی شخص جو کتاب میں سے کچھ علم رکھتا ہے، اس کے اندر اتنی قوت ہے کہ بقول قرآن، ملکہ سبا کا تخت پلک جھپکنے میں حضرت سلیمانؑ کے سامنے لا حاضر کرے، خود اس شخص کے بیان کے مطابق یہ کام "من فضل ربی" میرے پروردگار کے فضل سے ہوا ہے (نمل ۴۰)

لیکن قرآن سے نا آشنا وہابیوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ان بزرگان دین کے یہ افعال مستقل اور ذاتی ہیں، لہٰذا اس مشکل کو حل کرنے میں انھوں نے بعض ضروریاتِ دین مثلاً شفاعت کا انکار کرنا شروع کر دیا۔ یہ بچارے بزعم خویش پایہ توحید کو مستحکم کرنے اور توحید پرستی کی بنیاد استوار کرنے کی کوشش میں لگا ہے خود ہی شرک کی دلدل میں جا پھنسے اور پھر تعلیم قرآن و

ضروریات، دین سے انکار تک جا پہنچے۔

اس سلسلے میں توحید و شرک کی سرحد کے عنوان سے استاد شہید مرتضٰی مطہری نے بڑی مدلل گفتگو فرمائی ہے جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

ا۔ جیسے ایک طرح کی وحدتِ وجود کے حامی قائل ہیں کہ کوئی موجود بالذات وجودِ خدا میں شریک نہیں، کیونکہ تمام موجودات اس کی مخلوق اور اس سے وابستہ ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی خدا کے مقابلہ میں اپنی مستقل حیثیت کا حامل نہیں۔

۲۔ مخلوقات کی تاثیر کا اعتقاد اس کی خالقیت میں شرک تصور نہیں کیا جا سکتا، جیسا کہ اشاعرہ اور جبریہ اس کے قائل ہیں، کیونکہ جس طرح مخلوقات استقلال ذاتی نہیں رکھتے، اسی طرح وہ تاثیرات میں بھی مستقل نہیں، بلکہ وہ اس ذاتِ مقدس سے وابستہ ہیں۔

۳۔ اگر ہم مخلوقات کے لئے مستقل تاثیرات کے قائل ہو جائیں اور کہیں کہ مخلوقات کا تعلق خدا کے ساتھ ایسا ہے جیسا تعلق ایک مشین یا گھڑی کا اپنے بنانے والے سے ہوتا ہے۔ یعنی یہ چیزیں آغاز میں ایک صانع کی محتاج تھیں لیکن بعد ازاں چاہے وہ مر جائے تو بھی اپنا کام کرتی رہتی ہیں، یہ وہی نظریہ تفویض اور ایک طرح کا شرک ہے (جس پر معتزلہ اعتقاد رکھتے ہیں)۔

۴۔ موجودات کی مافوق الفطرت قوت و قدرت اور اذن الٰہی سے اشیائے عالم میں ان کی تاثیر کا اعتقاد شرک نہیں، جیسا کہ وہابی خیال کرتے ہیں، بلکہ خود ان کا اعتقاد شرک کی ایک بد ترین صورت ہے، کیونکہ اگر ان کی تاثیر کا اعتقاد شرک ہے تو پھر ان کے وجود کو تسلیم کرنا بھی شرک ہے۔

اسی طرح ایک ایسے انسان کی قدرت اور تاثیر کا اعتقاد رکھنا بھی شرک نہیں جو اس دنیا سے جا چکا ہو۔ کیونکہ موت کے بعد انسان جمادات میں شمار نہیں ہوتا، ان سب باتوں کے علاوہ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ وہابیوں کا عقیدہ انسان کی مخالفت کا پہلو بھی رکھتا ہے، وہ اس طرح کہ خدا نے انسان کو فرشتوں سے برتر گردانا کہ وہ خدا کا خلیفہ اور مسجودِ ملائکہ ہے، لیکن یہ لوگ اسے ایک حیوان کے مقام پر کھینچ لاتے ہیں۔

یہی وہ مرحلہ ہے کہ جب ہم پیغمبر اکرم ﷺ کی ایک مشہور حدیث سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا: ”عقائد و نظریات میں شرک اس قدر آہستہ سے اور کسی آہٹ کے بغیر داخل ہوتا ہے جیسے تاریک رات میں ایک چیونٹی کسی سخت پتھر پر چلتی ہے“۔

(ماخوذ از کتاب ”مقدمہ ای بر جہان بینی“ صفحہ ۱۱۳)

یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ وہابی شفاعت اور توسل کی نفی کے لئے جس آیت سے

استدلال کرتے ہیں اس آیت میں ان کی اس ادّعائے باطل کا جواب پوشیدہ ہے، جیسا کی قرآن کہتا ہے "فلاتدعوا مع اللہ احدا" خدا کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو (جن ۱۰) یعنی کسی کو خدا کی مثل اور اس کے مقابل ایک وجودِ مستقل سمجھ کر نہ پکارو، لیکن اگر کسی کی تاثیر خدا کے اذن اور اس کے فرمان سے ہو تو اسے پکارنا، نہ صرف یہ کہ شرک نہیں ہوگا بلکہ یہ توحید کی تائید ہے کہ ہر چیز توحید کی طرف منتہی ہوتی ہے۔

یہ بعینہ وہی صورت ہے، جیسے فرزندان یعقوب نے اپنے عظیم باپ کے سامنے ایک تجویز پیش کی تھی، جسے انھوں نے قبول فرمایا۔ فرزندان یعقوب نے کہا: یا ابانا استغفرلنا"۔ "اے بابا! آپ ہمارے لئے مغفرت طلب کریں" (یوسف ۹۷) حضرت یعقوبؑ نے فرمایا: "سوف استغفرلکم ربی"۔ عنقریب میں اپنے پروردگار سے تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا (یوسف ۹۸)

یہ ہے توحید عبادت کی حقیقت نہ وہ کہ جو سطح بین وہابیوں کا نظریہ ہے۔۔۔

(۴) توحید افعالی

(الف) توحید خالقیت

لَا تُدۡرِكُهُ الۡاَبۡصَارُ وَ هُوَ يُدۡرِكُ الۡاَبۡصَارَ ۚ وَ هُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ (۱۰۳) انعام

اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے اور وہی بڑا باریک بین باخبر ہے۔

(۲) قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلۡ اَفَاتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ لَا يَمۡلِكُوۡنَ لِاَنۡفُسِهِمۡ نَفۡعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى وَ الۡبَصِيۡرُ ۙ اَمۡ هَلۡ تَسۡتَوِى الظُّلُمٰتُ وَ النُّوۡرُ ۚ اَمۡ جَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوۡا كَخَلۡقِهٖ فَتَشَابَهَ الۡخَلۡقُ عَلَيۡهِمۡ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىۡءٍ وَّ هُوَ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ (۱۶) رعد

آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ، کہہ دیجئے! کیا تم پھر بھی

اس کے سوااوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے؟ کیا یہ جنھیں اللہ کے شریک ٹھہرا رہے ہیں انھوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہو، کہہ دیجئے کہ صرف اللہ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے اور وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب ہے۔

(۳) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (۳) فاطر

لوگو! تم پر جو انعام اللہ تعالیٰ نے کئے ہیں انھیں یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا اور کوئی بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے روزی پہنچائے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس تم کہاں الٹے جاتے ہو؟

(۴) وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (۶۱) عنکبوت

اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ زمین و آسمان کا خالق اور سورج و چاند کو کام پر لگانے والا کون ہے؟ تو ان کا جواب یہی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ پھر کدھر الٹے جا رہے ہو۔

(۵) وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَ مَا تَعْمَلُوْنَ (۹۶) صافات

حالانکہ تمہیں اور تمہاری بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔

(۶) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (۵۴) اعراف

بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ (۶) روز میں پیدا کیا ہے پھر عرش پر قائم ہوا۔ وہ شب سے دن کو ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے

آسکتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا، بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

(ب) توحید ربوبیت

(۱) قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَ لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (۱۶۴) انعام

آپ فرما دیجئے کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو رب بنانے کے لئے تلاش کروں حالانکہ وہ مالک ہے ہر چیز کا اور جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے وہ اسی پر رہتا ہے اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ پھر تم سب کو اپنے رب کے پاس جانا ہوگا۔ پھر وہ تم کو جتلائے گا جس جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔

(۲) قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَ الْبَصِیْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَیْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (۱۶) رعد

آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ۔ کہہ دیجئے! تم پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجئے کیا بینا اور اندھا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے۔ کیا یہ جنھیں اللہ کا شریک ٹھہرا رہے ہیں انھوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہو، کہہ دیجئے کہ صرف اللہ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب ہے۔

(۳) فَتَعٰلَی اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ

الْكَرِيْمِ(۱۱٦) مومنون
اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔

(۴) اللّٰہَ رَبَّکُمْ وَ رَبَّ اٰبَآئِکُمُ الْاَوَّلِیْنَ(۱۲٦) صافات
اللہ جو تمہارا اور تمہارے اگلے تمام باپ دادوں کا رب ہے

(۵) قُلْ مَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ یَّمْلِکُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ مَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَیَقُوْلُوْنَ اللّٰہُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ(۳۱) یونس
آپ کہہ دیجئے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ "اللہ" تو ان سے کہئے کہ پھر کیوں ڈرتے ہو۔

(ج) توحیدِ مالکیت وحاکمیتِ تکوینی

(۱) قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِکَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ(۲٦) آلِ عمران
آپ کہہ دیجئے! اے اللہ تمام جہان کے مالک!! تو جسے چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ(۱۰۷) بقرہ
تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ کی ہی ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔

(۳) خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ (۶) زمر

اس نے تم سب کو ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے پھر اس سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور تمہارے لئے چوپایوں میں سے (آٹھ نرومادہ) اتارے وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک بناوٹ کے بعد دوسری بناوٹ پر بناتا ہے تین تین اندھیروں میں، یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اسی کے لئے بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں بہک رہے ہو۔

(۴) وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (۲۴۷) بقرہ

اور پیغمبر نے ان سے (یہ بھی) کہا کہ اللہ نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا ہے۔ وہ بولے کہ اُسے ہم پر بادشاہی کا حق کیونکر ہو سکتا ہے؟ بادشاہی کے مستحق تو ہم ہیں اور اُس کے پاس تو بہت سی دولت بھی نہیں۔ پیغمبر نے کہا کہ اللہ نے اُس کو تم پر (فضیلت دی ہے اور بادشاہی کیلئے) منتخب فرمایا ہے اُس نے اُسے علم بھی بہت سا بخشا ہے اور تن و توش بھی (بڑا عطا کیا ہے) اور اللہ (کو اختیار ہے) جسے چاہے بادشاہی بخشے اور وہ بڑا وسعت والا اور دانا ہے۔ ۲۴۷

(۵) يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ۙ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ (۱۳) فاطر

وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب و ماہتاب کو اسی نے کام میں لگا دیا ہے، ہر ایک میعاد معین پر چل رہا ہے یہی ہے اللہ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے، جنھیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو۔ وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔

(۶) قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِى الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ (۲۲) سباء

کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا جن جن کا تمہیں گمان ہے (سب) کو پکار لو نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے، نہ ان میں سے کوئی اللہ مددگار ہے۔

(د) توحید قانون گزاری، حاکمیتِ تشریعی

(۷) اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (۴۴) مائدہ

وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۴۵) مائدہ

ہم نے تورات نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت و نور ہے، یہودیوں میں اسی تورات کے ساتھ اللہ تعالٰی کے ماننے والے انبیاءؑ اور اہل اللہ اور علماء فیصلے کرتے تھے کیونکہ انھیں اللہ کی اس کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا۔ اور وہ اس پر اقراری گواہ تھے، اب تمہیں چاہئے کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف میرا ڈر رکھو، میری آیتوں کو تھوڑے تھوڑے مول پر نہ بیچو جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔ اور ہم نے یہودیوں کے ذمہ تورات میں یہ بات مقرر کر دی تھی کہ جان کے بدلہ جان اور آنکھ کے بدلہ آنکھ اور کان کے بدلہ کان اور دانت کے بدلے دانت اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے، پھر جو شخص معاف کر دے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے، اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں

(۸) وَ لْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (۴۷) مائدہ

اور انجیل والوں کو بھی چاہئے کہ اللہ تعالٰی نے جو کچھ انجیل میں نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق حکم کریں اور جو اللہ کے نازل کردہ سے ہی حکم نہ کریں وہ فاسق ہیں۔

(۹) فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (۶۵) نساء

سو قسم ہے تیرے پروردگار کی یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ جب تک تمام آپس کے اختلاف

میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔

(۱۰) قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ (۵۷) انعام

آپ کہہ دیجئے کہ میرے پاس تو ایک دلیل ہے میرے رب کی طرف سے اور تم اس کی تکذیب کرتے ہو، جس چیز کی تم جلد بازی کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں۔ حکم کسی کا نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ واقعی بات کو بتلا دیتا ہے اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا وہی ہے۔

(۱۱) وَ هُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (۷۰) قصص

وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں دنیا اور آخرت میں اس کی تعریف ہے اسی کے لئے فرمانروائی ہے اور اسی کی طرف تم سب پھیرے جاؤ گے۔

(۱۲) وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (۸۸) قصص

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو بجز اللہ تعالیٰ کے اور معبود نہیں، ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اسی کا منہ (اور ذات) اسی کے لئے فرمانروائی ہے۔

(۱۳) وَ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّیْ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۖۗ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ (۱۰) شوریٰ

اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے یہی اللہ میرا رب ہے جس پر میں نے بھروسہ کر رکھا ہے اور جس کی طرف میں جھکتا ہوں۔

(۱۴) وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (۱۱۵) انعام

آپ کے رب کا کلام سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے اس کے کلام کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

(۵) توحید اطاعت

(۱) وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ (۹۲) مائدہ

اور تم اللہ کی اطاعت کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو اور احتیاط رکھو۔ اگر اعراض کرو گے تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچانا ہے۔

(۲) قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ (۳۲) آل عمران

کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرو، اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

(۳) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا (۵۹) نساء

مومنو! اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحبِ حکومت ہیں اُن کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اُس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔۵۹

(۴) فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَ اَطِیْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ ؕ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۱۶) تغابن

پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور مانتے چلے جاؤ اور اللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لئے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔

(۵) وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْکُمْ وَجِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ۟ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوْنِ (۵۰) آل عمران

اور میں تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں جو میرے سامنے ہے اور میں اس لئے آیا ہوں کہ تم پر بعض وہ چیزیں حلال کروں جو تم پر حرام کردی گئی ہیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لایا ہوں، اس لئے تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو۔

(۶) فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوْنِ

(۱۰۸، ۱۲۶، ۱۴۴) شعراء

پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

(۹) وَ لَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ لِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ (٦٣) زخرف

اور جب عیسیٰ معجزے لائے تو کہا کہ میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ جن بعض چیزوں میں تم مختلف ہو، انھیں واضح کردوں، پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

(۱۰) هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ (١٦٣) آل عمران

اللہ تعالیٰ کے پاس ان کے الگ الگ درجے ہیں اور ان کے تمام اعمال کو اللہ بخوبی دیکھ رہا ہے۔

(۱۱) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (١٧٩) آل عمران

جس حال پر تم ہو اسی پر اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو نہ چھوڑ دے گا جب تک کہ پاک اور ناپاک کو الگ الگ نہ کردے۔ اور نہ اللہ ایسا ہے کہ تمھیں غیب سے آگاہ کردے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کا چاہے انتخاب کر لیتا ہے، اس لئے تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو، اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ کرو تو تمہارے لئے بڑا بھاری اجر ہے۔

(۱۲) اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (٦٠) وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (٦١) یٰسین

اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے قول و قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور میری ہی عبادت کرنا، سیدھی راہ یہی ہے۔

(۱۳) اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (٣) اعراف

تم لوگ اس کا اتباع کرو جو تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر من گھڑت سرپرستوں کی اتباع مت کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو۔

(۱۴) وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا (٣٦) احزاب

اور دیکھو کسی مومن مرد اور عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی

اختیار باقی نہیں رہتا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا

(۱۵) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۱۰) حجرات

سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۱۶) اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۳۱) توبہ

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا ہے اور مریم کے بیٹے مسیح کو حالانکہ انہیں صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے ان کے شریک مقرر کرنے سے۔

توحید اطاعت اور احادیث

مختلف احادیث میں بھی اس مسئلے پر تاکید ہوئی ہے کہ شرک کی ایک قسم "شرک در اطاعت" ہے۔ چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ لا طاعة في معصية الله انما الطاعة في المعروف

خدا کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں، اطاعت صرف معروف میں جائز ہے حضور اکرم ﷺ

(صحیح مسلم، جلد ۳، صفحہ ۱۴۶۹)

۲۔ لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق

حکم خدا کی مخالفت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

(نہج البلاغہ، کلمات قصار، کلمہ ۱۵۶)۔

۳۔ من اصغى الى ناطق فقد عبده، فان كان الناطق يودي عن الله فقد عبد الله، و ان كان الناطق يودى عن الشيطان فقد عبد الشيطان.

جس نے کسی کہنے والے کی آواز پر کان دھرا تو اس کی عبادت کی ہے، اگر کہنے والے نے حکم خدا سنایا تو اس نے خدا کی عبادت کی اور اگر کہنے والے نے شیطان کا حکم سنایا تو اس نے شیطان کی

عبادت کی ہے۔(امام جعفر صادق)

۴. لا دین لمن دان بطاعة المخلوق فی معصیة الخالق.

جو کوئی خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت کرنے لگے اس کا کوئی دین نہیں ہے۔(نہج البلاغہ)

ایک سورہ فاتحہ

۱۔حاجی محمد ابن رضا ابن غلام رضا مرحوم ۲۔رشیدہ بانو بنت علی رضا مرحوم ۳۔سید رضی الحسن رضوی ابن سید ظفر حسن رضوی مرحوم ۴۔سیدہ زیب النساء بنت سید محمد خلیل مرحوم ۵۔سید ابن رضا ابن سید سخاوت حسین مرحوم ۶۔سیدہ رئیسہ جعفری بنت سید آل رضا مرحوم ۷۔سید علی مہدی جعفری ابن سید سردار حسن جعفری مرحوم ۸۔سید صابر علی نقوی مرحوم ابن سید زین العابدین مرحوم ۹۔سید ایثار علی مرحوم ابن سید صفدر علی مرحوم ۱۰۔سید سجاد حسین وکیل ابن سید حیدر حسین مرحوم ۱۱۔وصی رضا ابن علی رضا مرحوم ۱۲۔حمیدہ بانو بنت ابن رضا مرحوم ۱۳۔ذکی رضا ابن علی رضا ۱۴۔حسینہ بانو بنت علی رضا ۱۵۔محمد خلیل ابن۔۔۔۔۔ ۱۶۔محمد عقیل ابن محمد خلیل ۱۷۔محمد جلیل ابن محمد خلیل ۱۸۔محمد جمیل ابن محمد خلیل ۱۹۔محمد شکیل ابن محمد خلیل ۲۰۔حسینہ بنت محمد خلیل ۲۰۔مقدسہ بنت محمد خلیل ۲۱۔سید رفیق الحسن رضوی ابن سید ظفر حسن رضوی مرحوم ۲۲۔سید آغا علی حیدر رضوی ابن سید ظفر حسن رضوی مرحوم ۲۳۔ حبیبہ خاتون بنت سید ظفر حسن رضوی مرحوم ۲۴۔سید آغا علی حیدر رضوی ابن سید ظفر حسن رضوی مرحوم ۲۵۔امیہ خاتون بنت سید ظفر حسن رضوی مرحوم ۲۶۔امیر فاطمہ بنت حامد حسین ۲۷۔شاہدہ مقبول بنت ۲۸۔مقبول احمد ناہید فاطمہ بنت اعجاز حسین ۲۹۔نثار حیدر حیدری ابن۔۔۔۔ ۳۰۔نجیب حسین ابن منتجب حسین ۳۱۔صادقہ بنت منور حسین ۳۲۔کاشف ابن نجم الحسن ۳۳۔زرینہ خاتون بنت آل رضا ۳۴۔آل عمران ابن آل رضا ۳۵۔حیدر رضا ابن آل رضا ۳۶۔علی ناصر ابن امیر حسین ۳۷۔یاور حسن ابن امیر حسن ۳۸۔آفتاب علی کاظمی ابن ظفریاب کاظمی ۳۹۔محمد یونس ابن شمیم الحسن ۴۰۔ابن علی ابن عبداللہ

حالِ احوال مؤلف ایک نظر میں

محمد ساجد رضا حیدری، تخلص ساجد۔ تاریخ پیدائش: ۲۲ جون ۱۹۳۶ بمقام بدایوں (یو۔پی)
والد کا نام: الحاج محمد ابن رضا بدایونی۔ تعلیم: بی ایس سی (انجینئرنگ سول) پنجاب یونیورسٹی ۱۹۵۸

تصانیف:

تصنیف	کیفیت
۱۔ ''زیارت ناحیہ'' (منظوم مفہوم)	طبع ہو چکی
۲۔ ''زیارت جامعہ'' منقول امام علی نقی ۔ معہ عربی متن (منظوم مفہوم)	طبع ہو چکی
۳۔ ''دعائے ندبہ'' (منظوم)	طبع ہو چکی
۴۔ ''منظوم مطہر'' (معصومین کے کلام کا منظوم مفہوم)	طبع ہو چکی
۵۔ ''صحیفۂ کاملہ'' منقول امام زین العابدین ۔ (عربی متن معہ منظوم مفہوم)	طبع ہو چکی
۶۔ ''اقوال معصومین'' (ایک ہزار احادیث (احادیث کی پہلی کتاب)	طبع ہو چکی
۷۔ ''ارشادات معصومین'' ۔ ۷۷۵ احادیث (احادیث کی دوسری کتاب)	طبع ہو چکی
۸۔ ''انفاق معصومین'' حکم انفاق، حدیث کی تیسری کتاب)	طبع ہو چکی
۹۔ ''قرآن و معصومین'' ۔ آیاتِ قرآنی کی تفسیر (احادیث کی چوتھی کتاب)	طبع ہو چکی
۱۰۔ ''مناجات معصومین'' (چہاردہ معصومین سے منقول دعائیں معہ منظوم مفہوم)	طبع ہو چکی
۱۱۔ ''حقوق والدین'' (قرآن و احادیث کی روشنی میں)	طبع ہو چکی
۱۲۔ احسن الاحادیث (صحاح ستہ سے انتخاب) (احادیث کی پانچویں کتاب)	طبع ہو چکی
۱۳۔ ''حضرت مہدی (عجل) اور آسمانی بشارتیں''	طبع ہو چکی
۱۴۔ ''ہدایتِ متقین'' حضور اکرم کی ۹۹۹ احادیث (احادیث کی چھٹی کتاب)	طبع ہو چکی
۱۵۔ زیارتِ جامعہ، دعائے مغنی، نوحہ شام غریباں (منظوم)	طبع ہو چکی
۱۶۔ خطباتِ معصومینؑ ۔ (منظوم)	طبع ہو چکی
۱۷۔ حضرت علیؑ اور اتحادِ اسلامی	زیر طبع
۱۸۔ گزرا ہوا کل	زیر طبع